اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

شہادت
1390 ہش

اپریل
2011ء

ماہنامہ قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

صوبہ تامل ناڈو (ساؤتھ زون) کی کانفرنس کے موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ عہدِ وفائے خلافت دہراتے ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور (جنوبی کرناٹک) کی جانب سے منعقد بک اسٹال پر خدام الاحمدیہ کے ارکان زونل قائد مکرم مصدق احمد صاحب کے ہمراہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے طرف سے بُٹّر روڑ قادیان پر لگائے گئے ایک بُک اسٹال کا منظر۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے قادیان کے بازار میں سرکردہ افراد کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقعہ کی ایک تصویر۔

جالندھر میں نظارت دعوتِ الی اللہ کی طرف سے بُک اسٹال لگایا گیا۔ اس موقعہ کی ایک تصویر۔

مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر کے ارکان وقارعمل میں مصروف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 30۔ شہادت 1390 ہش اپریل 2011ء شمارہ 4

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبد الہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : سید اعجاز احمد آفتاب
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 180 روپے　بیرون ملک : 50 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن　2
☆ انفاخ النبی ﷺ　3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام　4
☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوبِ گرامی　6
☆ اداریہ　7
☆ نظم　8
☆ زکوٰۃ و صدقات کے متعلق اسلامی احکامات کی امتیازی خصوصیت　9
☆ عالم اسلام کے مسائل اور اُن کا حل　13
☆ جماعت احمدیہ اور عقیدۂ ختمِ نبوت (حضرت مسیح موعودؑ کے تیں اقتباسات)　21
☆ فنڈ ایم۔ٹی۔اے　24
☆ مبلغین احمدیت کے کارنامے　26
☆ نئے مالی سال 12-2011 کا آغاز　27
☆ آنحضرت ﷺ کی نمازِ جنازہ　28
☆ سُپر مون (Super Moon)　30
☆ ملکی رپوٹیں　33
☆ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت سے متعلق　36
☆ 38 Jewish Sects
☆ 40 Natural Disasters

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ز وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِی الْاَلْبَابِo (البقرہ:198)

ترجمہ: اورزادِسفر جمع کرتے رہو۔پس یقیناً سب سے اچھازادِسفرتقویٰ ہی ہے۔اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُو اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَo

(الحج :38)

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گےاور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کردیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرواس بناء پر کہ جواُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔اوراحسان کرنے والوں کوخوشخبری دے دے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَo

(المجادلہ:10)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم باہم خفیہ مشورے کروتو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی پرمبنی مشورے نہ کیا کرو۔ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارہ میں مشورے کیا کرواور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤگے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ ا لعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ. (مسلم کتاب الذھد و الرقاق)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنیوالا ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قِیْلَ یَارُسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ اَتْقَاھُمْ، فَقَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ: فَیُوْسَفَ نَبِیُّ اللّٰہِ بْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ، قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ؟ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُ ھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا. (بخاری کتاب الانبیاء بات قول اللہ تعالیٰ کان یوسف و اخوتۃ اٰیات المسائدین)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے، اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحٰق) کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اسکے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں معزز تھے اسلام میں بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

عَنْ وَابِصَۃَبْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَیْتُ رُسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ، اَلْبِرُّمَا اطْمَأَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَفِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ وَاَفْتَوْکَ.

(مسند احمد صفحہ227–4/228)

حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

کلام الامام المھدی علیہ السلام

’’کیا تم میری باتیں سنتے ہو۔نہیں نہیں تم تو مُنہ بناتے اور گالیاں دیتے ہو۔اور تمھیں سُننے والے کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمھیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے سے عقل کی طرف آؤ اور خم مے سے الگ ہو کر خدا کی طرف دھیان کرو اور تم میں سوچنے والے جوان ہی کہاں ہیں۔کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمھیں جو کچھ پہنچا ہے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے پہنچا ہے۔سُنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جاتے اس لئے کہ متقیوں کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سُنت ہے۔اور مسلمان بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر اُن کے خیر خواہ ہو تو اُن کے لئے استغفار پڑھو اور اُن کے آگے ایسے کھانے نہ لیجاؤ جن میں زہر ہے جنہیں کھا کر وہ ہلاک ہو جائیں تم اُنکے وجود کے طفیل بڑے مزے میں گزران کرتے اور اُنکے بچے کھچے کھاتے ہو۔سو اگر انہیں ضرر پہنچا تو تمہارا ٹھکانا کہاں۔اور وہ تمہاری گردنوں اور عزتوں اور مالوں کے مالک ہیں سو اپنے مالکوں کی سچی خیر خواہی کرو۔خدا نے انہیں تمہارے حق میں ساز و سامان اور تمھیں اُن کے آلات بنایا ہے۔سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔اور انہیں اُن کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغویات پر انہیں اطلاع دو اگر تم منافق نہیں۔واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادا نہیں کرتے۔اور فرائض کی پوری خبر گیری بجا نہیں لاتے۔تم پہچان لوگے۔اِس بات کو اُن کا منہ دیکھ کر جو اُنکے دل سے بھی زیادہ بھونڈا اور لباس سے جو اُنکے حال سے زیادہ وحشت انگیز ہے گویا اُنکے باطن مسخ ہو گئے ہیں اور گویا انہوں نے کسی اوپرے عالم میں پرورش پائی ہے۔قسم بخدا انکے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔اور اُن کی طبیعتیں سانپوں اور چیتوں سے بھی زیادہ افروختہ ہیں۔وہ کبھی خدا کے حضور گڑگڑاتے نہیں۔ان فعلوں اور عملوں سے ثابت ہو گیا کہ انہوں نے خدا کو ناراض کر کے گمراہی کے طریق اختیار کئے ہیں۔اور خود قاتل زہر کھا کر رعیت کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے سو اُن کے لئے وبال سے دو حصے ہیں۔وہ جہنم میں خود بھی پڑیں گے اور دوسروں کو اپنے ساتھ ڈالیں گے۔اسلام پر جو کچھ نازل ہوا اُن کی بدعملیوں سے ہوا۔سوا ے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو انہیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ کرے۔اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک خواہشوں کے پیچھے اپنا دین کھو دیا ہے۔اور تمام احوال میں احول بن گئے ہیں۔بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں۔میں تمھیں یہ نہیں کہتا کہ تم اُن کی اطاعت کو چھوڑ کر اُن سے جنگ وجدال کرو۔بلکہ خدا سے اُن کی بہتری مانگو تا کہ وہ باز آ جائیں۔اور یہ تو اُن سے اُمید نہ رکھو کہ وہ اصلاح کر سکیں گے ان باتوں کی جنہیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے یا وہ اسقدر تباہی اور پریشانی کے بعد ملت کی حالت کو درست کر لیں گے۔اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کے لئے خاص خاص مرد ہوا کرتے ہیں اور کیا ممکن ہے کہ

مردہ دوسروں کو زندہ کر سکے یا گمراہ دوسروں کو ہدایت دے۔ یا خشک بادل سے بارش اور اُونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ممکن ہے تو پھر اُن سے کیا اُمید رکھ سکتے ہو۔ ہمیں تو اُمید نہیں کہ وہ سنور جائیں جبتک انہیں موت ہی آکر بیدار نہ کرے۔ ہاں وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے اور ہم تو اُنہیں اُن پرندوں کی طرح سمجھتے ہیں جو ہوا میں اُڑتے اور پکڑے نہیں جاتے یا عمر کی طرح جو واپس نہیں آتی۔ یا اُن چمگادڑوں کی طرح جن سے شہر ویران ہو گئے یا اُس شہر کی طرح جس پر مینہ نہ برسا ہو۔ یا اُس بے برکت سایہ کی طرح جسکے نیچے لوگ آرام نہیں پاتے۔ یا اُس زہر کی طرح جس سے جگر پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔ اُنکی ٹھوکر کا صدمہ بڑا بھاری ہے۔ اور کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو ان گرتوں کو سنبھالے۔ وہ خشک لکڑیاں ہیں پھلدار درخت نہیں۔ اور ایندھن تو آگ کے لئے موزون ہوتا ہے ان میں فراست کی قوت اور اصول مُلک داری کا علم نہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی پڑوسیوں کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن باریک فریبوں اور بچاؤ کی تدبیروں میں ان تک پہنچ نہ سکے۔ سو وہ اُس مُرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا۔ پس اپنی جگہ سے تو اکھڑ گیا اور کرگس کے مقام کو پہنچ نہ سکا آخر تھک کر گرا پھر ایک چرغ نے میدان میں اُسے آدبایا۔ یہ ہے مثال مسلمان بادشاہوں کی عیسائیوں کے مقابل۔ جو کچھ انہیں تقویٰ اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو منہ پھیر لیا۔ اور اپنے مخالفوں کی طرح وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت خُدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے انکی کبھی مدد نہ کریگا اور اس نے ایسا ہی چاہا ہے کہ نصاریٰ کو اُنکے مکر میں کامیاب کردے جبکہ مومنوں نے اُسے ناراض کیا ہے اور بدبختی سے ہم اس وقت مسلمان بادشاہوں کو خُدا کی حدود پر قائم نہیں دیکھتے بلکہ عیش و عشرت کی حرص کے سوا اُن کے پیش نظر اور کچھ بھی نہیں۔ اور رعایا کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ کیا تم اُن کے تخت کو امن کی محفوظ جگہ خیال کرتے ہو۔ حالانکہ وہ تو ایک ناپاک اور بے سود جگہ ہے۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ اسلام کی حدود کو کفار سے بچا سکیں گے نہیں نہیں بلکہ وہ تو خود انہیں غفلت کے ہاتھوں سے بلاتے ہیں کہ ملت کے رہے سہے آثار پر بھی قابض ہو جائیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ اسلام کی پناہ ہیں۔ سُبحان اللہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ بلکہ وہ تو بدعتوں سے دین خیر الانام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ تمہارا اختیار ہے کہ تم اُن کی نسبت نیک گمان کرو اور بدکرداریوں سے ان کی بریت ثابت کرو۔ لیکن کن علامتوں سے تم ایسا دعویٰ کرو گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ حرم انہیں بچا رہا ہے اسلئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی محبت کے مدعی ہیں۔ اور اگر وہ سچی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے۔'' (ترجمہ از عربی عبارت الہدیٰ صفحہ: 51 تا 56)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصــــر

لندن
6-4-11

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے محترم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین کی وفات پر قرارداد تعزیت موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خلافت کے ساتھ پیار، محبت اور وفا کا ایسا تعلق انہوں نے نبھایا ہے جو ایک مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اور جماعت کے ہر فرد کو اس وفا کے تعلق کو نبھانے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفة المسیح الخامس

اداریہ

اخلاقی گراوٹ کے اسباب

موجودہ دور کو اخلاقی گراوٹ کے عروج کا دور کہا جائے تو یہ ہرگز مبالغہ نہیں ہوگا۔ دنیا کے تمام ممالک میں اخلاقی اور سماجی برائیوں سے روکنے کے لئے طرح طرح کے قوانین بنے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کی روکیں لگی ہوئی ہیں۔ ان قوانین اور روکوں کو نافذ کرنے کے لئے فورسز اور مختلف تنظیمیں قائم ہیں لیکن اس کے باوجود ان برائیوں میں روزمرہ اضافہ ہوتا جارہا ہے جس کا علم پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈا سے روزانہ ہوتا رہتا ہے۔

بے راہ روی، جنسی استحصال، لوٹ مار، قتل، کورپشن، بددیانتی، بدعہدی، غرض ہر قسم کی برائیاں عروج پذیر ہیں اور ہر طبقہ کے لوگ اس میں ملوث ہیں اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ملکوں اور قوموں کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے سیاسی لیڈر بلاتخصیص مذہب وملت اخلاقی گراوٹ کے سب سے زیادہ شکار ہی۔

روشن خیالی اور روشن ضمیری کے اس دور میں بھی سب سے بڑھکر روشن خیال لوگ ہی اخلاقی گراوٹ کا شکار ہیں اور عام طبقہ بھی اپنے پیمانہ پر ان برائیوں میں ملوث نظر آتا ہے۔

اتنی قدغنوں اور روکوں اور قانونوں کے باوجود لوگ اخلاقی گراوٹ اور سماجی برائیوں میں اس قدر ملوث کیوں ہیں؟ اس کی آخر کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت لوگوں کے دلوں سے کم ہوتی جارہی ہے۔ چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا انسان ہو اُس کو خدا تعالیٰ کے عرفان کا سبق پڑھانے والا کوئی موجود نہیں ہے۔ نتیجہ یہ کہ اُس کے دل سے اللہ کی خشیت غائب ہو چکی ہے۔ رسمی طور پر تو شاید وہ اللہ، ایشور، بھگوان کہتا ہی ہے لیکن عملی طور پر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عرفان سے محروم ہے۔ اور یہ ایک محکم اور مسلم حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عرفان اور اُس کی خشیت کے سوا کوئی بھی چیز انسان کو مکمل طور پر برائیوں سے نجات نہیں دلا سکتی۔ جس قدر معرفت الٰہی اور خشیت اللہ میں انسان کی ترقی کرتا جائیگا۔ اسی قدر وہ گناہوں کی دلدل سے محفوظ ہوتا چلا جائے گا۔ خشیت الٰہی اور معرفتِ الٰہی جتنے موثر رنگ میں انسان کو تمام اخلاقی اور سماجی برائیوں سے روک سکتی ہے اس طرح دنیا کا کوئی قانون اور کوئی قدغن نہیں روک سکتی۔

اسی حقیقی معرفت کو اس زمانہ میں لوگوں کے دلوں میں دوبارہ بیدار کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے برائیوں اور گناہوں سے بچنے کا سب سے اہم اور موثر ذریعہ اسی معرفت الٰہی اور خوفِ الٰہی اور تقویٰ کو قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں:-

> ”.....ہمارا مذہب جو روحانی علوم کے مبتدی کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی، پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے۔ تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کی صفاتِ کاملہ پر اس کو اطلاع مل جاوے گی اور اسکی روح اندر سے بول اُٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اُس نے خدا کو پالیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کرلے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے، تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ:465)

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کے حقیقی عرفان کی دولت نصیب کرے تا کہ اس کے نتیجہ میں اُس کے دل میں خوفِ الٰہی اور تقویٰ پیدا ہو اور اخلاقی گراوٹ اور سماجی برائیوں کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گناہوں سے نجات حاصل کرے۔ آمین۔ (عطاء المجیب لون)

لبیک صد لبیک

(پردے کے بارے میں، اسلام قبول کرنے والی، مغربی معاشرے کی عورتوں کے تاثرات)

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد
arshimalik50@hotmail.com

جب چُنی میں نے مسلماں ہو کے پردے کی ڈگر
اِک نئے ''کے ٹو'' کی چوٹی کو مجھے کرنا تھا سر

مغربی ماحول کی پروردہ عورت کے لئے
حُکمِ پردہ تھا بہت انجان راہوں کا سفر

اہمیت کو میں سمجھ سکتی نہ تھی اسکارف کی
اب مگر پاتی ہوں میں اس پیڑ کے میٹھے ثمر

ایک احساسِ تحفظ مجھ کو پردے نے دیا
مطمئن رہتی ہوں میں خود کو مکمل ڈھانپ کر

مجھ کو چھونے کی نہیں ہرگز کسی میں اب مجال
چین سے کرتی ہوں اب میں اپنے روز و شب بسر

جو بھی ہے انمول شئے لازم ہے پوشیدہ رہے
کوئی عاقل چوک میں رکھتا نہیں لعل و گہر

میں نے دھتکارا گذشتہ کا وہ طرزِ زندگی
رہ گیا پیچھے کہیں ناپاک آلودہ نگر

جس جگہ بھی جاؤں اب ملتا ہے مجھ کو احترام
اوڑھنی نے کر دیا مجھ کو یکایک معتبر

ان گنت کپڑوں کی بک بک سے مری جاں چھُٹ گئی
اوڑھ کر گاؤن ہوا ہے ختم سارا دردِ سر

اب مری جیکٹ ہے پردہ، وہ بھی ہے بُلٹ پروف
اس پہ نظروں کی بُلٹ کرتی نہیں کوئی اثر

دیکھتی ہوں جب میں بے پردہ مسلماں عورتیں
سوچتی ہوں کیا یہ سب اسلام سے ہیں بے خبر

حُکم پر قُرآن کے لبیک صد لبیک ہے
راستہ واضح ہو جب تو کیا اگر اور کیا مگر

مجھ کو آزادی نہیں عرشی خُدا درکار ہے
میں بہت مسرور ہوں پردے میں قصہ مختصر

☆☆☆

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
JUMBO BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

زکوٰۃ وصدقات کے متعلق اسلامی احکام کی امتیازی خصوصیات

(از قلم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

زکوٰۃ کے تعلق میں یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ حکومت کے نظامِ تحصیل کے ماتحت یا کسی جماعتی نظام کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے افراد کو جو سرکاری لگان، ٹیکس یا دیگر چندے دینے پڑتے ہیں ان کی موجودگی میں زکوٰۃ کا محل کونسا باقی رہ جاتا ہے۔ آیا حکومت وغیرہ کو ان کے واجبات ادا کرنے کے بعد افراد پر زکوٰۃ پھر بھی واجب الادا ہوگی؟ اِس سوال کے جواب میں اگر ان امتیازات کو سامنے رکھا جائے جس سے فریضۂ زکوٰۃ ممتاز ہے تو مذکورہ بالا سوال کا حل سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جن شرائط کے ساتھ زکوٰۃ اسلام میں جاری کی گئی ہے وہ ایسی خصوصیات ہیں جو صرف اسلامی نظام کے ساتھ مختص ہیں اور حکومتوں کا نظام اس سے قطعاً محروم ہے۔ وہ امتیازات حسب ذیل ہیں:-

(۱) زکوٰۃ وصدقات کے بارے میں اسلامی حکم ان امور میں سے ہے جو عبادات میں شامل ہیں اور جن میں قرب وحصولِ رضاء الٰہی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

(۲) زکوٰۃ حقوق العباد میں سے واجب الادا تمدنی حق ہے اور اس کی غرض و غایت تزکیۂ نفس اور سوسائٹی سے غربت کو دور کرنا یا بالفاظِ دیگر اقتصادی توازن بحال کرنا اور اسے برقرار رکھنا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں اس بنیادی غرض وغایت کی بایں الفاظ صراحت ہے۔ تؤخَذُ من اغنیائِهم وتُرَدُّ الٰی فُقَرائِهم. دولتمندوں سے زکوٰۃ لی جائے اور محتاجوں کو دی جائے۔

(۳) جس اصل کی بناء پر زکوٰۃ قائم کی گئی ہے وہ استفادہ (یعنی فائدہ حاصل کرنے) وافادہ (یعنی فائدہ پہنچانے) میں بہت وسیع ہے۔ کیا بلحاظ مصادرِ زکوٰۃ کے اور کیا بلحاظ مصارف کے یعنی زکوٰۃ کے اموال حاصل کرنے کی غرض سے اسلام کا نظامِ نصاب بعض شرائط کے ساتھ تمام اموال پر حاوی و ساری ہے۔ سوائے ان اشیاء کے جو ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔ جن کے لئے تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح بلحاظ زکوٰۃ کے مصرف (موقعہ خرچ) کے اس کو بہت بڑی وسعت حاصل ہے۔ اور اس میں کمزور افراد کی اقتصادی حالت کی اصلاح مقدم ہے۔

(۴) نصاب کے تعین میں افراد کی معاشی ضرورتوں کو مقدم رکھا گیا ہے۔ یعنی افراد کی جو حقیقی ضرورتیں ہیں انہیں مدنظر رکھ کر مختلف قسم کے مال میں ایک استثنائی حد مقرر کی گئی ہے جس پر زکوٰۃ نہیں اور جب اس استثنائی حد سے زیادہ مال ہو تو زکوٰۃ عائد ہوگی۔ اس استثنائی حد کو نصاب کہتے ہیں۔

(۵) افراد وملت کی اقتصادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی اعتبارات کو اسلامی نظامِ صدقہ وزکوٰۃ میں خاص طور پر اہمیت دی گئی ہے۔ اور شریعت کے اس مالی نظام میں انسانی مابہ الامتیاز کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ یعنی ارادہ کی آزادی اور خوشیٔ نفس کے ساتھ حکم کی بجا آوری جس میں کسی غیر اللہ کا کسی قسم کا دخل نہیں۔ صدقہ وزکوٰۃ دینے میں غیر اللہ کے دباؤ اور خارجی جبر واکراہ کے لئے گنجائش نہیں۔ یہ خصوصیات مجملاً وہ ہیں جن سے دوسرے حکومتوں کا نظام تقریباً محروم ہے۔ ان کے سامنے وہ اخلاقی یا روحانی مقصد ہی نہیں جو زکوٰۃ وصدقہ میں ملحوظ ہے۔ اور یہ مقصد ایسا اہم ہے کہ اصولی طور پر اسکی فرضیت دائمی ہے۔ اور اگر بالفرض لوگوں میں غربت واحتیاج نہ رہے۔ اور کوئی غریب صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے تب بھی ایک صاحب نصاب پر اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

امام بخاریؒ نے مذکورہ بالا امور کو شروع ابوابِ زکوٰۃ میں بطور تمہید کے واضح کیا ہے۔ اور زکوٰۃ کے متعلق مستند احادیث بیان کرتے ہوئے وقفہ وقفہ

کے بعد ان مقاصد کے بارے میں توجہ دلائی ہے۔ اور یہ مقاصد اپنی نوعیت و تعین میں ایسے ہیں جو غیر اسلامی حکومتوں کے نظامِ مالیات سے اسلامی نظام مالیات کو نمایاں طور پر ممتاز کر دیتے ہیں۔

اِس تبصرہ سے ظاہر ہے کہ حکومتوں کے نظام میں جو کہ خالصۃً دنیوی اغراض کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا شرطیں اور اغراض نہیں پائی جاتیں اسلئے یہ خیال کرنا کہ چونکہ مالیہ اور ٹیکس وغیرہ دئے جاتے ہیں محض اس قسم کی ادائیگی کی وجہ سے وہ زکوٰۃ کے قائم مقام ہو سکتے ہیں درست نہیں۔

البتہ صرف ایک صورت میں جہاں تک ظاہری اموال کا تعلق ہے وہ زکوٰۃ کے ضمن میں محسوب ہو سکتے ہیں۔ اور وہ صورت یہ ہے کہ انسان اپنی نیت کو درست کرے۔ کیونکہ اعمال کا سارا دارومدار نیتوں پر ہے۔ جیسا کہ مشہور حدیث ہے: الاعمال بالنیات۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لقمہ کو بھی صدقہ قرار دیا ہے جو خاوند اپنی بیوی کے منہ میں حصولِ رضاءِ الٰہی کے لئے ڈالتا ہے۔ صدقہ کے معنی ہر وہ کام جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا خَیرَ فِی کَثِیرٍ مِّن نَجوٰھُم اِلّا مَن اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَو مَعرُوفٍ اَو اِصلَاحٍ بَینَ النَّاسِ وَ مَن یَفعَل ذٰلِکَ ابتِغَاءَ مَرضَاتِ اللّٰہِ فَسَوفَ نُؤتِیہِ اَجراً عَظِیمًاo

(نساء آیت:115)

"یعنی ان لوگوں (کے مشوروں) کو مستثنٰی کر کے جو صدقہ یا نیک بات یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیتے ہیں ان کے بہت سے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں (ہوتی) اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے گا ہم اسے جلد ہی بہت بڑا اجر دیں گے۔"

اِس آیت کریمہ میں اس امر کی تصریح ہے کہ نیک کام خواہ وہ عام دستور کے مطابق ہی ہو جب اللہ تعالیٰ کی رضاء جوئی کے لئے کیا جاتا ہے تو وہ کام نتیجہ اور ثواب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور قابلِ قدر ہے۔

بخاری کتاب الایمان میں جہاں زکوٰۃ کے حکم کو ارکانِ اسلام میں شامل کیا گیا ہے۔ وہاں احتساباً کا لفظ ہے یعنی رضاءِ الٰہی کی خاطر زکوٰۃ ادا کرنا۔ اور اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر نیکی خواہ رائی کے دانہ کے برابر ہو ایمان اور نیت کی برکت کی وجہ سے اس کو بہت بڑی قیمت حاصل ہو جاتی ہے۔ (ملاحظہ ہو بخاری باب 34:14) اسلئے جو شخص صدق دل سے چاہتا ہے کہ زکوٰۃ کے بارے میں وہ رکنِ اسلام کا پابند عنداللہ قرار پائے اس کے لئے یہ راستہ کھلا ہے۔ کہ وہ اپنی نیت درست کرے اور پھر اپنی آمد کا نصاب کی رو سے جائزہ لے اور دیکھے کہ جو ٹیکس وغیرہ اس کی طرف سے دئے گئے ہیں اگر واجب الاداز کوٰۃ سے کم ہیں تو باقی ماندہ زکوٰۃ اپنے مال سے سال گذرنے پر نکالے۔ اور اگر اس کی طرف سے زیادہ ادا ہوا ہے تو وہ زیادتی اسکی طرف سے بطور صدقہ ہو سکتی ہے۔ یہ فتویٰ جو ہمارے دارالافتاء سے دیا جا چکا ہے۔ اسکا اطلاق ظاہری اموال پر ہوتا ہے۔ لیکن اموال باطنہ، نقدی، سونا، چاندی وغیرہ اندوختہ کی زکوٰۃ کے بارے میں اس کا فتویٰ یہی ہے کہ انکم ٹیکس کسی صورت میں بھی ان اموال کی زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ انکم ٹیکس کے باوجود اموال کی زکوٰۃ مقررہ شرائط کے ساتھ صاحب نصاب خود ادا کرے۔ لیکن اسلام نے انفاق فی سبیل اللہ کو زکوٰۃ پر ہی منحصر نہیں رکھا بلکہ طوعی صدقات کا دروازہ بھی کھلا رکھا ہے۔

دراصل زکوٰۃ کے نظام کا تعلق عام حالات سے ہے۔ استثنائی حالات کی نزاکت کے پیش نظر اسلام نے ایک اور قانون بھی جاری کیا ہے جس کا منشاء نفس و نفیس کی قربانی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ. یُقَاتِلُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ. وَعْداً عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ. وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَا یَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَا لْفَوْزُ الْعَظِیْمo

(توبہ آیت:112)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو (اس

وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ انکو جنت ملے گی۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑتے ہیں۔ پس (یا تو وہ) اپنے دشمنوں کو مار لیتے ہیں یا خود مارے جاتے ہیں۔ یہاں ایک ایسا وعدہ ہے جو اس پر لازم ہے (اور) تورات اور انجیل (میں بھی بیان کیا گیا ہے) اور قرآن میں (بھی) اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے۔ پس (اے مومنو!) اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے (جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے)

اس قسم کی غیر معمولی قربانی کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا کیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس قربانی کے بارہ میں وقتاً فوقتاً تاکید فرمائی اور اسوۂ حسنہ پیش کیا اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس تعلق میں عظیم الشان قربانی کا نمونہ پیش کیا۔ علمائے اسلام نے بھی اپنی تشریحات میں اسلام کے اس استثنائی قانونِ انفاق کو صراحت سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانہ کے مجدد تھے اور انہیں مجددین اکابر میں شمار کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ غیر معمولی حوادث کے تدارک کے لئے ضروری ہے کہ علاوہ زکوٰۃ کے انفاق فی سبیل اللہ کا وسیع انتظام کیا جائے کیونکہ زکوٰۃ کا انتظام محدود ہے جو غیر معمولی تمدنی حوادث کو پورا نہیں کر سکتا۔ (حجۃ البالغہ جز2، صفحہ:42) اور سبیل اللہ کی شرح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ساتواں مصرف جس کا تعلق زکوٰۃ سے ہے اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے۔ جہاد اور اس کے علاوہ تمام ضرورتیں اس میں شامل ہیں۔ جو مُلک اور اسلام کی بہبود کے لئے ضروری ہیں۔ قرآن مجید نے سبیل اللہ کی جو وضاحت و شرح فرمائی ہے ان تشریحات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ سبیل اللہ کا تعلق درحقیقت اوّل درجہ پر دین اور اس کی حفاظت سے ہے سبیل اللہ کے بالمقابل سبیل الطاغوت کا لفظ وارد ہوا ہے۔ یعنی شیطانی راستے جو انسان کو دراعتدال سے ادھر اُدھر لے جاتے ہیں اور قرآن مجید میں ایک جگہ سبیل اللہ کے متعلق واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ ہدایت کامل ہے جس سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے:-

وَمَن يّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِن بعدماتبيّن لهُ الهدٰى ويتّبع غيرَ سَبيلِ المُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِيْهٖ جَهَنَّم وَسَآءَ تْ مَصِيْراًo

(صفحہ:198)

یعنی جو شخص بھی ہدایت کے پوری طرح کھل جانے کے بعد (اس) رسول سے اختلاف ہی کرتا چلا جائے گا۔ اور مومنوں کے طریق کے سوا (کسی اور طریق) پر چلے گا ہم اسے اس چیز کے پیچھے لگا دیں گے۔ جس کے پیچھے وہ پڑا ہوا ہے۔ اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

اس آیت سے الھدیٰ کو سبیل المومنین قرار دیا ہے اور اس کامل ہدایت کو دوسری جگہ سبیل اللہ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:-

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ. وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِى هِىَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ. (النحل)

یعنی (اے رسول!) تو (لوگوں کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دے۔ اور جو سب سے اچھا طریقہ ہو اس کے ذریعہ ان سے (ان کے) اختلافات کے متعلق بحث کر۔ تیرا رب انکو (بھی) جو اسکی راہ سے بھٹک گئے ہوں (سب سے) بہتر جانتا ہے اور انکو بھی جو ہدایت یافتہ ہیں۔

غرض قرآن مجید کے مطالعہ سے واضح طور پر سبیل اللہ کا مفہوم آشکار ہو جاتا ہے کہ یہ وہ راہ ہے جو انسانکو اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے۔

مصارفِ زکوٰۃ کے تعلق میں قرآن مجید نے ساتواں مصرف فی اللہ اللہ قرار دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرنا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جب دین خطرے میں ہو اور طاغوتی قوتیں اپنے ٹیڑھے راہ کو غالب کرنے کی کوشش میں ہوں اور دین وملت غیر معمولی خطرات میں گھرے ہوں تو پھر شریعت اسلامی کے دوسرے قانون پر عمل ہوگا جو نفس ونفیس کی غیر معمولی قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام نے کیا۔

اور یہ ظاہر ہے کہ جس نازک دَور سے ہم گذر رہے ہیں اس کے پیش نظر

تجدید واحیاءِ ملت کے تعلق میں ایک مسلمان پر مال ومنال کی قربانی کے لحاظ سے عظیم الشان ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ نازک اور پُر خطر حالات جنکا تعلق عالمگیر اصلاح کے ساتھ ہے بہت بڑے اخراجات کا مطالبہ کرتا ہے جو محض زکوٰۃ یا معمولی چندوں سے پورا نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے خطبات میں اس ضرورت کی طرف جماعت کو ہمیشہ توجہ دلاتے رہے ہیں۔ موجودہ نازک حالات میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حکومت کو دنیوی ضرورت کے لئے جو ٹیکس دیئے جاتے ہیں یا جماعتی ضروریات کے لئے جو تھوڑا بہت چندہ دیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب ہوں یا نہ؟ بے شک فتویٰ کے لحاظ سے جہاں تک اموال ظاہرہ کا تعلق ہے جواز کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ مگر فتویٰ سے بڑھ کر تقویٰ کا مقام ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے پر خطر حالات کا تقاضا ہے کہ استثنائی قانون پر عمل کیا جائے۔ صحابہ کرام نے قرآن مجید کے احکام کو سمجھ کر جہاں زکوٰۃ وصدقات سے متعلقہ احکام پر عمل کیا وہاں غیر معمولی قانونِ شریعت کا منشاء بھی اپنی اعلیٰ درجہ کی قربانی سے پورا کیا۔

رضاءِ الٰہی کا پیاسا انسان تو نہ صرف یہ کہ وہ حساب وکتاب کی میزان میں ہی پورا اترتا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر قربانی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یقیناً یہ امر مصلحتِ وقت کے تقاضا کے خلاف ہوگا۔ اگر ہم میں سے کوئی سرکاری ٹیکس یا جماعتی چندہ ادا کرنے کے بعد حساب کرنے بیٹھ جائے کہ زکوٰۃ میں اسکا ادا کردہ ٹیکس یا چندہ کس قدر وضع ہو غیر معمولی حالات کے ماتحت علماء اسلام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ وقتی ضرورتوں کی تعین اور مصارفِ زکوٰۃ اور بیت المال کی آمد اور اخراجات کے سوال کا فیصلہ درحقیقت امامِ وقت سے ہے۔ اس کا فیصلہ اس بارہ میں ناطق ہے۔

خلاصہ یہ کہ عام حالات میں اَور قانون ہے اور خاص حالات میں اور۔ ایک سچے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال کا خود جائزہ لے اور دیکھے کہ آیا دین وملّت غیر معمولی حالات سے دوچار ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اس وقت اسلام کے غیر معمولی قانوں کو مقدم کرتے ہوئے اس کے منشاء کو پورا کرے۔ کیونکہ اگر وقت کی نزاکت غیر محدود اخراجات کا تقاضا کرے تو مومن کو اسوقت غیر محدود قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ سچے مومن کا تعلق درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جس میں محاسبۂ نفسی ہی اسکی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری دفعہ ان کی بہن حضرت اسماءؓ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اسطرح گِن گِن کر تھوڑا تھوڑا خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسکے ساتھ اپنی عطاء میں اسی طرح سلوک فرماتا ہے اور آپ نے مال جمع رکھنے یا انفاق فی سبیل اللہ میں تنگ ظرفی برتنے کو ناپسند فرمایا۔

(ماخوذ از الفرقان ربوہ اگست 1958ء)

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)
FAROOQI ARTS
Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668

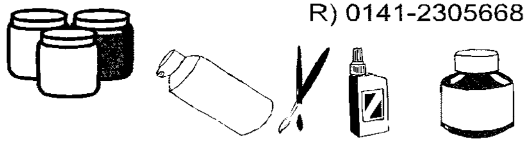

Lucky Enterprises
We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.
597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

عالم اسلام کے مسائل اور اُن کا حل

تقریر جلسہ سالانہ قادیان مئی 2009ء از مولانا کلیم احمد خان مبلغ سلسلہ بنگلور

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ o وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ج وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (سورۃ اٰل عمران:103,104)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

صدر محترم اور حاضرین جلسہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جیسا کہ آپ نے محترم صدر جلسہ سے سن لیا ہے کہ خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ’’عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل‘‘ واضح ہو کہ ایک دنیا شاہد ہے کہ بطحا کی وادی کے غار حرا سے جو آفتاب نکلا تھا اس کا نور نبوّت بڑھتا گیا پھر اس نور نبوت کو خلافت راشدہ نے ایک رفلیکٹر (Reflecter) کی طرح بہت آگے بڑھا دیا۔ مشرق و مغرب شمال اور جنوب میں یہ نور پھیلتا اور جگمگاتا گیا اور اس نور کی برکت سے توحید کا جھنڈا لہراتا گیا نار بولہبی کو نور مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم مغلوب کرتا گیا۔ اس کی مثال ایسے پاکیزہ درخت سے ہے جس کی جڑیں زمین کے اندر مضبوطی سے پیوست ہیں اور اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں اور ہر موسم میں تازہ بتازہ پھل مہیا کرتی ہیں۔ اس کے چھاؤں تلے عرب و عجم، اسود و احمر خشکی و تری میں رہنے والے سارے یہیں آسرا لیتے ہیں اسلام کی ظاہری اور باطنی فتوحات ہی تھیں جنھوں نے انقلاب پیدا کر دیا ان فتوحات کے پیچھے کوئی دنیوی طاقت نہیں تھی البتہ ایک غیر مرئی قوّت ضرور تھی جس نے عرب کے بیابانی ملک میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا کہ نہ تو ایسا انقلاب کبھی پہلے پیدا ہوا اور نہ تا قیامت کبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس عظیم الشان انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔‘‘ (برکات الدعا، صفحہ 5,6 طبع چہارم مارچ 42ء)

یہی وہ عظیم انقلاب تھا جس کے نتیجے میں اسلام کی نشاۃ اُولیٰ میں مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جو عبادت الٰہی، ذکر الٰہی میں منہمک ہو گئی اور عشقِ الٰہی میں ایسی محو ہو گئی کہ ساری محبتیں بھلا بیٹھی اور اسلام کے زندگی بخش نور سے تمام عالم کو منور کرنے کے لئے مجسم عمل بن گئے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

’’اسلام کی رُو سے جب کسی زمانے کے لوگ ہدایت کے محتاج ہوں

گے تو اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کا سامان پیدا کرتا رہتا ہے لیکن قرآن کریم سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عام قاعدے کے علاوہ امت محمدیہ سے اس کا ایک خاص وعدہ بھی ہے وہ یہ ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (سورۃ حجر رکوع ۱) ہم نے ہی اس تعلیم کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ (دعوۃ الامیر صفحہ 52)

یہ حفاظت ظاہری اور معنوی دونوں اعتبار سے ہوتی رہی لیکن تصویر کا ایک دوسرا رُخ بھی تو ہے وہ یہ کہ جب فتوحات ہوا کرتی ہیں تو لازمی طور پر کچھ آفاتِ نفس کے آجانے کا خطرہ بھی ہوجایا کرتا ہے اسی وجہ سے جہاں فتوحات کا ذکر ملتا ہے وہاں الٰہی ارشاد کے مطابق تسبیح وتحمید اور استغفار کثرت سے کرنے کی ضرورت ہوجایا کرتی ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ النصر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

چنانچہ عالم اسلام میں جہاں ایک طرف فتوحات کا سلسلہ جاری رہا وہاں کچھ غلط عناصر بھی داخل ہوگئے جو اس کے ضعف کا باعث بھی بنے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

''مسلمانوں کے ہزار سالہ دَورِ تنزل کی قرآن کریم میں بھی خبر ہے۔ چنانچہ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ:

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (السجدہ آیت:۲)

فرمایا ہم اس دنیا میں ایک نیا نظام قائم کریں گے اور آسمان سے زمین پر اپنے انوار کی بارش برسائیں گے پھر آہستہ آہستہ وہ نظام کمزور ہوتا چلا جائے گا اور دنیا یہ سمجھے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت اب ختم ہوگئی ہے۔ دنیا یہ سمجھے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اب ختم ہوگئی ہے اور یہ دَورِ تنزل تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال تک پھیلتا چلا جائے گا۔''

پھر فرماتے ہیں کہ:-

''تم اسلام کے دَورِ تنزل کو دیکھکر اس واہمہ میں مبتلا ہو سکتے ہو کہ شاید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ختم ہوگئی لیکن 1300 سال کے بعد تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ اس کی حکومت ختم نہیں ہوئی بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔'' (سیر روحانی مکمل صفحہ 355,56)

سامعین کرام! اخلاقی، ملّی، دینی اعتبار سے مسلمانوں کے تنزل اور زوال کا سلسلہ بدستور بڑھتا گیا۔ عقائد کے لحاظ سے بھی اور اعمال کے لحاظ سے بھی۔ اور موجودہ زمانے کی مسلم دنیا اتنے پریشان کُن مسائل میں گھری ہوئی ہے کہ ان کا شمار کرنا بہت مشکل ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اسلام لاوارث ہورہا ہے۔ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی وارث ہے مگر اس کا کوئی وارث نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں کہ:-

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدیں
مردُم ذی مقدرت مشغول عشرتہائے خویش
خرم و خنداں نشستہ با بُتانِ نازنیں
عالماں را روز شب باہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دیں
ایں دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملّت قِلّتِ انصارِ دیں

(بحوالہ دُرِّ ثمین صفحہ 154,55)

ترجمہ: یزید کی فوجوں کی طرح کفر ہر طرف اینٹھ رہا ہے اور دین حق امام زین العابدین کی طرح بیمار اور بے یارومددگار پڑا ہے۔ صاحبِ استطاعت لوگ اپنی عیش وعشرت میں مشغول ہیں اور نازنینوں کے ساتھ بیٹھے رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔ علماء نفسانی جوش کی وجہ سے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور زاہد دین کی ضرورتوں سے بالکل غافل ہیں۔ دو فکریں ایسی ہیں جو مغزِ جان بنی ہوئی ہیں دین کے دشمنوں کی تعداد زیادہ ہے اور انصارِ دین کی قلّت ہے۔

موجودہ صورتِ حال کا حقیقی درد رکھنے والے حضرت امام الزمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ:

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیِ اسلام تا ہوجائے اس طوفاں سے پار
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن مَیں ہوگیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

(درثمین صفحہ 74)

اس دردمند دل کی ہاں ہاں اسی عظیم دردمند دل کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک مشاہدہ حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی آپ کے ابتدائی زمانہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ مَیں نے دیکھا کہ آپ (علیہ السلام) آدھی رات کے قریب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں ۔مَیں ایسا خوفزدہ ہوا کہ سخت پریشانی میں مبہوت لیٹا رہا۔صبح عرض کی کہ کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی؟ فرمایا'' جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہوجاتی ہے اور یہ اسلام ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔''

(سیرۃ المہدی جلداوّل جدید مطبوعہ قادیان صفحہ 524 -روایت 516)

درحقیقت مسلمانوں کے عالمی مسائل کا یہ بنیادی پس منظر آپ کے سامنے میں نے عرض کیا ہے ورنہ نہایت جامع الفاظ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے عالمی مسائل کو ''فتنہ'' کے لفظ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ مسائل ان ہی میں پیدا ہوں گے یا ان ہی کی وجہ سے پیدا ہوں گے پھر ان ہی میں عود بھی کریں گے نیز اور بھی متعدد طریقوں سے بیان فرمایا۔اور پھر ان کا حل بھی بیان فرمایا ہے کوئی مسئلہ ہرگز بے وجہ نہیں ہوسکتا۔اور یہ بھی حقیقت ہے کہ:-

'' لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوتُ '' (الحدیث)

یعنی تمام بیماریوں کی دوا ہے سوائے موت کے۔اس لئے ان مسائل کا حل بھی لازمی طور پر ہے مگر ایک بنیادی حقیقت کے ساتھ کہ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ط وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ج وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ٥ (سورۃ الرعد رکوع ۲ آیت ۱۲)

ترجمہ: یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اُسے تبدیل نہ کریں جو ان کے نفوس میں ہے اور جب اللہ کسی قوم کے بدانجام کا فیصلہ کرلے تو کسی صورت میں اس کا ٹالنا ممکن نہیں اور اس کے سوا ان کے لئے کوئی کارساز نہیں۔

عالم اسلام آج سب سے زیادہ مسائل میں گھرا ہوا ہے ان مسائل کو دیکھ کر انسانیت لرز جاتی ہے۔تاریخ اسلام کے اوراق میں سب سے زیادہ سیاہ باب آج کے مسائل ہیں۔عالم اسلام کی صدیوں سے چلی آرہی اجتماعی قوّت کا رعب ختم ہوگیا۔

احبابِ کرام! عالم اسلام کے مسائل موجودہ دور میں دو قسم کے ہیں۔ **اوّل** غیروں کے حملے اسلام پر اور حضرت بانی اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن کریم پر ہورہے ہیں۔اور اس کے ردّعمل میں مسلمانوں کے کردار سے بھی مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ **دوم** مسلمانوں کے بقاء خود یا بقائے نسل کے لئے خطرات اور ان کے املاک وغیرہ میں بربادی اور عزّت و ناموس سے کھلواڑ کیا جارہا ہے۔شہروں کو ویران کیا جارہا ہے۔تعلیمی اداروں کو نظرآتش کیا گیا۔الغرض ہرطرح کی تباہیوں و بربادیوں کا عالمِ اسلام کو مُنہ دیکھنا پڑرہا ہے۔یہ مختصر جھلکیاں ہیں۔مظلوم و بےبس عالم اسلام کی ایک کے بعد ایک اسلامی ملک تباہی کے کنارے پر دکھائی دے رہا ہے۔قسم اوّل کے مسائل کو ذرا کھول کر سمجھیں تو صورتِ حال یہ ہے کہ سلمان رشدی ''شیطانی آیات'' لکھتا ہے۔تسلیمہ نسرین ''لجا'' لکھتی ہے۔اور اس قسم کی سینکڑوں گھٹیا قسم کی ناولیں لکھی جاتی ہیں جن میں ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو نہایت بھونڈے انداز میں پیش کیا جاتا ہے پھر کہیں

کارٹون کے ذریعہ مسلمانوں کا دل دکھایا جاتا ہے کہیں قرآن مجید BAN کرنے کے مطالبات ہوتے ہیں۔ یا کہیں قرآن کریم کے صفحات کو یا تو جوتوں میں لپیٹا جاتا ہے یا کسی اور قسم کی ہتک کی جاتی ہے۔نعوذ باللہ من ذالک۔

پھر اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے اندر ایک اشتعال پیدا ہوتا ہے اور اس کے ردِّعمل میں مسلمانوں کی طرف سے عجیب عجیب مضحکہ خیز حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔مثلاً کسی ملک میں اگر اسلام کے خلاف ہتک آمیز بات ہوتی ہے تو اس ملک کی مصنوعات کی خریداری کے لئے بائیکاٹ کیا جاتا ہے یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ قتل کی دھمکی یا فتویٰ دیا جاتا ہے سر کی قیمتیں رکھی جاتی ہیں سڑکیں جام کی جاتی ہیں۔آنے جانے والے مسافروں کو روکا جاتا ہے کالے بیج لگائے جاتے ہیں کتاب لکھنے والے کی تصویر کو اس کا ایک پُتلا بنا کر اس کو سڑکوں پر جلایا جاتا ہے اور اس پتلے پر جوتیاں ماری جاتی ہیں۔

''خودکش'' یا بزعم خود ''فدائین'' حملے کئے جاتے ہیں یہ حرکتیں یا یہ ادائیں یہ ہتھکنڈے معلوم نہیں کہاں سے سیکھے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ یہ ادائیں ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرگز نہیں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ان تمام حرکتوں سے نئے مسائل پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔مسائل در مسائل بنتے اور بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ سب باتیں مسلمانوں کے رہنما نہ ہونے کے نتیجے میں پیدا ہو رہی ہیں۔

دوم: مسلمانوں کے بقاءِ خود، بقاءِ قوم اور بقائے مال وعزت کی قسم کے مسائل میں دیکھیں تو فلسطین کے مسائل سرفہرست آتے ہیں۔قبلہ اوّل مسجد اقصیٰ پر قبضہ اور اس کی ہتک کرنا اور فلسطین میں مسلمانوں کی جان مال اور عزتوں پر حملہ شامل ہیں۔اور اس کا سلسلہ قیام اسرائیل 1948 سے جاری ہے۔

عراق کا مسئلہ اور افغانستان کا مسئلہ اپنی جگہ ہے۔سعودی عرب اور کویت وغیرہ کا مسئلہ اور رنگ رکھتا ہے۔ جہاں خانہ کعبہ، بیت اللہ اور رَوضہ مبارک ہیں۔وہاں کی حکومت جمہوری نظام کے مطابق نہیں ہے بلکہ غیر ملکی کٹھ پتلی طرز کی ہے نہ سیاسی آزادی ہے اور نہ اپنے قدرتی وسائل پر کنٹرول ہے۔ پالیسیاں (Policies) کہیں اور بنتی ہیں اور کہیں نافذ ہوتی ہیں۔اسرائیل اور اسرائیلی کردار پر اپنا کوئی مؤقف رکھنے کا اختیار ان ملکوں کا نہیں۔ایک اسرائیلی یا یہودی زخمی ہو جائے یا اس کی عیاشی کے اوقات میں خلل پڑ جائے تو ایک شور برپا ہو جاتا ہے انسانی حقوق کی پامالی تک بات ہو جاتی ہے پھر بات ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کا بدلہ کئی گُنا درندگی کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ پھر بھی بدلہ باقی رہتا ہے۔ایک واحد اسرائیلی کے لئے معمولی مسئلہ ہو تو اس کا ردّعمل زوردار طریقہ سے ہوتا ہے مگر ایک مسلمان کے لئے مسئلہ ہو تو کیا ہوتا ہے؟ ہوتا یہ ہے کہ ایک فلسطینی مسلمان نہیں بلکہ علاقوں کے علاقے خالی کرا لئے جائیں تو کوئی آواز نہیں اُٹھتی بلکہ احتجاج کرنے والوں کے ساتھ قتل وغارت گری کا سلوک کیا جائے تو بھی کوئی پُرسان حال نہیں۔یہ ہوتا ہے انصاف کا پیمانہ۔

سامعین حضرات ! مسلمانوں کے مسائل میں سے ایک مسئلہ خود تراشیدہ بھی ہے اوّل تو غیروں کی ہتک آمیز حرکتوں کا جواب بھونڈے طریقوں سے دے کر دوسرے امن پسند مسلمانوں کے لئے مسئلہ در مسئلہ پیدا کیا جاتا ہے بلکہ خود مسلمانوں نے آپسی مسلکی جھگڑوں کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ اب مسجدوں پر حملے کرنے والے خود مسلمان ہی ہیں اس کی مثال پاکستان کی ہے۔اگر اعداد وشمار سے دیکھا جائے تو مسلکی جھگڑوں یا اختلافات کی بنیاد پر مسلمانوں نے مسجدوں میں جتنے حملے کئے ہیں اتنے حملے غیر مسلموں کی طرف سے نہیں ہوئے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان میں مساجد پر برابر پولیس کا پہرہ رہتا ہے اس کے باوجود دنیا جانتی ہے کہ لال مسجد کے اندر اتنے اسلحے رکھے گئے تھے کہ دنیا دنگ رہ گئی اور اس کے رہنما اور کرتا دھرتا یا تو برقعہ پہن کر فرار ہونے میں ناکام رہے یا بھگوڑے مجرم کی طرح مارے گئے۔مسلمانوں کا ہر طرح سے امن چھن گیا۔

ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی پاکستان سے بھی زیادہ ہے مگر رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ پچھڑی ہوئی قوم ہے تو وہ

مسلمان ہے۔ آزادی کے وقت سرکاری ملازمتوں میں تیس فیصد مسلمان تھے مگراب تین فیصد سے بھی کم ہیں۔ اور ہر مقام پر پریشان حال دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے مسائل اور ان کا حل کے تعلق سے جامع مسجد دہلی کے شاہی امام بخاری کے بیان سماعت فرمایئے وہ کہتے ہیں کہ:

''مسلمانوں کے مسائل کا واحد حل اپنی طاقت اپنی قیادت اور اپنی سیاست کے اصول پر مبنی مسلمانوں کی اپنی سیاسی جماعت کی تشکیل میں ہے۔''

(روزنامہ راشٹریہ سہارا کلکتہ 28.4.2009، صفحہ 1)

ایک اور مولانا اسرارالحق قاسمی جو ایم پی بننے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کے مسائل اور ان کا حل کے سلسلہ میں ان کی رائے سنئے وہ کہتے ہیں کہ:

''مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ اتحاد کا ہے بارہا ثابت ہوا ہے کہ محض ان کے آپسی انتشار کے سبب انہیں ایک عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کو بیان کرنے کی ہمت بڑی مشکل سے پیدا ہوتی ہے۔ (راشٹریہ سہارا 29/اپریل 2009، صفحہ 5)

اب آیئے مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا سخت لہجہ والا بیان بھی سماعت فرمالیں۔ انہوں نے کہا کہ:

''آج کہاں ہیں وہ حقوقِ انسانی کے نام نہاد پاسبان جو افغانستان میں لاء اینڈ آرڈر اور اسلامی شریعت کے نفاذ کو حقوقِ انسان کی پامالی بتاتے تھے آج امریکہ افغانستان میں انسانیت کا قتل کر رہا ہے معصوم بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو ہلاک کیا جارہا ہے۔''

(ماہنامہ ترجمان دیوبند جنوری 2002ء صفحہ 64)

سامعین کرام! اندازہ کریں کہ یہ افراد مسلمانوں کے رہنما کہلاتے ہیں مگر آپس میں عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل کے تعلق سے ایک دوسرے سے جُدا رائے رکھتے ہیں اور ان مسائل کے حل کے لئے کبھی سیاست اور کبھی سیاسی اُفق کو تلاش کر رہے ہیں اور دوسروں پر ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ قرآن مجید کے اس ارشاد کو سارے کے سارے ہی بھول گئے ہیں جیسا کہ فرمایا:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ لا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o

(سورۃ الانفال: ۵۴)

ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں اور (یاد رکھو) کہ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

ویسے ان علماء سے امید بھی کیسے کی جاسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پہلے سے ان جیسے علماء سے باخبر فرما دیا تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسائل کا حل بھی ذکر فرما دیا تھا۔ متعدد احادیث نبویؐ میں اس کا ذکر موجود ہے جن کے اعادہ کی یہاں گنجائش نہیں۔ البتہ جامع الفاظ میں یہ فرمادیا کہ ایک یا ایک سے زیادہ رَجُلِ فارس آئیں گے جو ثریا تک پہنچے ہوئے ایمان کو اُتار لائیں گے جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر چلے گی اور تغیر ہوگا۔ خوف امن میں بدل جائے گا۔ روس اور امریکہ کیا یاجوج اور ماجوج کے ذریعہ پھیلائے ہوئے مسائل بھی مٹا دیئے جائیں گے اور لوگوں کے اندر ایسا امان آجائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ہوگا۔

حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اور آپ کی امت کے مسائل کے حل کے لئے اگر کوئی مرد کامل ہے تو اس کی لازمی طور پر یہ صفت ہونی ضروری ہے جسے فرشتے بھی اشارہ کرتے ہوئے یہ کہیں'' هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ''

(الہام ۱۹۸۲ء تذکرہ صفحہ ۳۴ مطبوعہ قادیان)

جس کی یہ کیفیت ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کو کسی قیمت پر برداشت نہ کرسکے اور یوں اعلان فرمائے:۔

''جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہوکر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔'' (پیغام صلح صفحہ 20 مطبوعہ 2002)

یہی وہ رجل فارس ہے۔ یہی وہ رجل یحب رسول اللہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہدی ہے جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ہے جس نے اسلام اور عالم اسلام کے مسائل اور ان کے حل کے لئے ایک بنیادی اصول پیش فرمایا اور خوشخبری دی کہ:-

''سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔''

(فتح اسلام صفحہ 10 مطبوعہ 2002ء)

اس بشارت کے ساتھ ہی آپ نے پریشانیوں اور مسائل کے گھرے ہوئے عالم اسلام کو اور تمام بنی نوع انسان کو ہر تکلیف اور ہر مصیبت اور ہر خوف سے ان الفاظ میں حفاظت کے مضبوط قلعہ کی طرف بلایا اور ساتھ ہی انذار بھی فرمایا کہ:-

''میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا اس زمانہ کا حصنِ حصین مَیں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔''

(فتح اسلام صفحہ 34 مطبوعہ 2002ء)

مگر حیف اور افسوس ان ناعاقبت اندیش مسلمانوں پر انہوں نے اس آسمانی آواز کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اپنے مسائل حل کروانے کے بجائے انکار پر اُتر آئے جس کی وجہ سے آج چاروں طرف سے عذاب کی چکی میں پستے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی
خود بتائے گا انہیں وہ یار بتلانے کے دن

(درثمین صفحہ 95)

احباب کرام! جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ خلافت اولیٰ کا بابرکت دور ہو یا خلافت ثانیہ کا۔ خلافت ثالثہ کا مبارک دَور ہو یا خلافت رابعہ کا ہر خلیفہ راشد نے عالم اسلام کے مسائل حل کرنے کے طریقے بتائے اور آج ہمارے دل و جان سے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالم اسلام کے مسائل اور ان کے حل کے لئے دن رات کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس میں حضور کی عالم اسلام کے مسائل کے بارے میں دلی تڑپ دکھائی دیتی ہے۔

آج عالم اسلام کے مسائل کا حل مسلمانوں کے رہنما سیاست کے میدان میں دیکھ رہے ہیں تو کچھ اس کی ذمہ داری غیر ممالک پر ڈال رہے ہیں مگر صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے مسائل میں سے ایک مسئلہ اور سب سے بڑا مسئلہ ان کی ناسمجھی کا بھی ہے اور ناسمجھی یہ ہے کہ خلیفہ بنانے کے الٰہی

فعل کو زبردستی اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں ٹرکی کی خلافت کے زوال کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کو اس منصب پر بٹھانے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ ان مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے جس کے ذریعہ تمام مسائل حل کئے جاتے ہیں۔ (عالم اسلام کے مسائل اوران کا حل کے بارے میں مشعل راہ جلد اوّل، خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ 24 فروری 1989، 3/اگست 1990 اور 17/اگست 1990 کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 27 مئی 2008ء کو عالم اسلام کو توجہ دلائی کہ آج خلافت احمدیہ ہی تمہارے مسائل کا حل ہے۔ ہماری طرف سے عالمِ اسلام کو ان کے مسائل اور اس کے حل کے تعلق سے وہی محبت بھری اپیل ہے اور وہی پیغام ہے جو ہمارے پیارے آقا نے دیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اے دشمنان احمدیت مَیں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی کو قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ ورنہ تم کوشش کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کرسکو گے۔ تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کرسکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہوسکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکّر نہ لو اور اپنی نسلوں کے بقاء کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔"

پھر فرمایا:

"پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو۔ اُٹھو آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللھم آمین۔ (بدر خلافت جوبلی صفحہ 35)

صدق سے مری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

☆☆☆

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

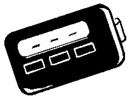
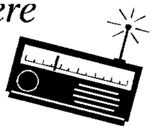

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

يَـا اَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا كُمْ
مِـنْ قَبْـلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَـفَـاعَةٌ وَالْـكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥

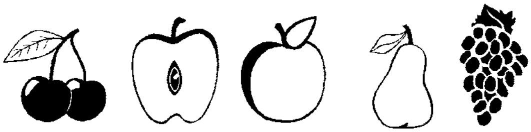

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

جماعتِ احمدیہ اور عقیدۂ ختمِ نبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے تیس اقتباسات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے احمدیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔'' (کشتی نوح صفحہ:23)

اس بنیادی ہدایت کی روشنی میں جماعت احمدیہ قرآن مجید پر نہایت محکم ایمان رکھتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے اسلئے ہر احمدی اس پر ایمان رکھتا ہے۔ احمدیوں کو مُنکرِ ختم نبوت قرار دینا گویا انہیں احمدیت سے خارج قرار دینا ہے جو سراسر غلط اور غیر صحیح ہے۔ حیرت ہے کہ علماء محض عداوت کی وجہ سے یہ غیر معقول پوزیشن اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اب ہم ذیل میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات سے تیس اقتباس درج کرتے ہیں۔ یہ تحریرات آپ کی ابتدائی کتاب براہین احمدیہ سے لے کر آپؑ کے آخری مکتوب مطبوعہ اخبار عام لاہور مورخہ 26رمئی 1908ءتک پھیلی ہوئی ہیں۔ 26رمئی 1908ء ہی آپؑ کی تاریخ وفات ہے۔ ان اقتباسات سے ہر شخص کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور احمدی کس محبت، کس خلوص، کس عقیدت اور کس یقین و وثوق سے سید ولدِ آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اِن تحریرات کی روشنی میں ہر پڑھنے والا اندازہ لگا سکتا ہے کہ غیر احمدی علماء احمدیوں کو ''منکرینِ ختم نبوت'' قرار دینے میں سراسر بے انصافی اور ظلم کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ اقتباسات حسب ذیل ہیں:-

(۱) ''سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم، جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اُمت، جس کے احقر سے احقر چاکر مراتبِ مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اللھم صلی علی نبیك و حبیبك سید الانبیاء وافضل الرسل و خاتم النبیین محمد والہٖ واصحابہٖ و بارك سلّم۔

(براہین احمدیہ صفحہ:246 مطبوعہ 1880ء)

(۲) ''ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں، جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھوں سے اکمالِ دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بہ مرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ:137 مطبوعہ 1891ء)

(۳) ''مَیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختمِ نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی مَیں ملائکہ اور معجزات لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں۔''

(تقریر واجب الاعلان صفحہ:5 مطبوعہ 1891ء)

(۴) ''اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول (سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام رسولوں سے بہتر اور سب رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں اور افضل ہیں ہر ایسے انسان سے جو آئندہ آئے یا جو گزر چکا ہو۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ:327 مطبوعہ 1892ء)

(۵) ''تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ اور درود و سلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اسکی مخلوقات اور ہر ایک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر الاولیاء ہے۔ ہمارا سید، ہمارا امام، ہمارا نبی محمد مصطفٰےؐ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔''

(نور الحق صفحہ:1 مطبوعہ 1894ء)

(۶) ''وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔'' (اتمام الحجۃ صفحہ 28 مطبوعہ 1894ء)

(۷) ''مجھے اللہ جلّشانہٗ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر میرا عقیدہ ہے اور ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔''

(کرامات الصادقین صفحہ:25 مطبوعہ 1894ء)

(۸) ''مجھ کو خدا کی عزت وجلال کی قسم کہ مَیں مسلمان ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور مَیں ایمان رکھتا ہوں اِس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔'' (حمامۃ البشریٰ صفحہ:8 مطبوعہ 1894ء)

(۹) ''درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اوّلین و آخرین کے سردار ہیں اور آپؐ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں اور آپؐ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ کی محبت ہیں اہلِ جہان کے لئے۔''

(انجام آتھم صفحہ 73 مطبوعہ 1896ء)

(۱۰) ''اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر دلیری کیوں ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنی کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہلِ قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔'' (سراجِ منیر صفحہ:4 مطبوعہ 1897ء)

(۱۱) ''ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں۔'' (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ:83 مطبوعہ 1898ء)

(۱۲) ''قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرتؐ نے لا نبی بعدی فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔'' (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ:185)

(۱۳) ''قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو صحیح مسلم وغیرہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے وہاں حقیقی نبوت مراد ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ٹھہر سکتے ہیں؟'' (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ:191 مطبوعہ 1898ء)

(۱۴) ''ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔'' (ایام الصلح صفحہ:86-87 مجریہ 1899ء)

(۱۵) ''قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔'' (اربعین نمبر 2 صفحہ:24 مطبوعہ 1900ء)

(۱۶) ''ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔'' (ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ 1901ء)

(۱۷) ''عقیدے کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔'' (کشتی نوح صفحہ:15 مطبوعہ 1902ء)

(۱۸) ''ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جنابِ احدیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابلِ شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ جناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ اُن ہزار ہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اِس اکثر ت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں، تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔''

(تریاق القلوب صفحہ:5 مجریہ 1902ء)

(۱۹) ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوضِ نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمالِ نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبویؐ کی مہر رکھتا ہوگا اور اِس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔''

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ:6-7 مطبوعہ 1902ء)

(۲۰) ''صرف اُس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکامِ شریعتِ جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اسکو خدا تعالیٰ اسکی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے، یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ نبوت بباعث اُمتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظِل ہے، کوئی مستقل نبوت نہیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ:177-178ء)

(۲۱) ''ہم مسلمان ہیں، ایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی کتاب فرقانِ حمید پر۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور وہ سب دینوں سے بہتر دین لائے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔''

(مواہب الرحمٰن صفحہ 66 مطبوعہ 1903ء)

(۲۲) ''پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سید و مولیٰ ختمی پناہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی اصلاح کے لئے معبوث ہوئے۔''

(لیکچر لاہور مطبوعہ 1904ء صفحہ:31)

(۲۳) ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔'' (پیغامِ امام صفحہ:30 لیکچر 1905ء)

(۲۴) ''مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افتراءِ عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔'' (الحکم 17/مارچ 1905ء)

(۲۵) ''اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔''

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ:26 مطبوعہ 1906ء)

(۲۶) ''ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 64 مطبوعہ 1907ء)

(۲۷) ''وانّ نبیّنا خاتم الانبیاء ولا نبیّ بعدہ الّا الّذی ینور بنورہ ویکون ظہورہ ظلّ ظہورہ۔'' (الاستفتاء صفحہ:22 1907ء)

(۲۸) ''اللہ جلہ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ:97 حاشیہ مطبوعہ 1907ء)

(۲۹) ''خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اسکے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔‘‘

(چشمۂ معرفت صفحہ:324 مطبوعہ 1908ء)

(۳۰) ’’یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مَیں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے...اور جس بناء پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اسکے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اسنے میرا نام نبی رکھا ہے... اِن معنوں سے مَیں نبی بھی ہوں اور اُمتی بھی تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ وہ حضرت عیسیٰؑ جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں۔ کیا آسمان سے اُتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہوں گے اور کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔‘‘

(مکتوب نوشتہ 23 مئی 1908ء مطبوعہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء)

(بحوالہ الفرقان ربوہ اپریل مئی 1962ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فنڈ (ایم ٹی اے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ساری دنیا میں ایم ٹی اے کا پروگرام ڈیجیٹل لائن پر چوبیس گھنٹے جاری ہے اور روز بروز ترقی کی نئی منازل طے کر رہا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے براہ راست خطبات جمعہ و ایمان افروز خطابات، عالمی خبریں و دیگر پروگرام اپنے اپنے سنٹروں و گھروں میں بیٹھ کر دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملتا ہے اور یہ سارا نظام حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔

امسال 2011ء کی 22 ویں مجلس شوریٰ بھارت میں ایک جماعت کی طرف سے ایم ٹی اے کے نظام کو مزید فعال کرنے کیلئے تجویز موصول ہوئی تھی کہ ایم ٹی اے کے اخراجات کیلئے احباب جماعت کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کیلئے تحریک کی جانی چاہئے۔ چنانچہ یہ تجویز حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ:۔

’’اس مد کیلئے جماعتوں کو ٹارگٹ دیں‘‘

چنانچہ سیدنا حضور انور کے بابرکت ارشاد کی تعمیل میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے جملہ افراد جماعت مرد و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے لازمی چندہ جات کے مجموعی بجٹ کے بالمقابل کم از کم بجٹ کا سالانہ دس فیصد سٹیلائٹ فنڈ میں وعدہ کر کے مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کو ادائیگی کریں۔

مخیّر احباب اپنی مالی وسعت کے مطابق حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

☆☆☆☆☆☆☆

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE Build YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

مبلغین احمدیت کے کارنامے

(تحریر فرمودہ: مکرم محمود احمد صاحب عرفانی)

امراض و آلام کا شکار مبلغ

آج ہم ایک ایسے مبلغ کا ذکر سناتے ہیں جو صبر کے لحاظ سے اس زمانہ کا ایوب ہے۔ 1919ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار کو ایک مبلغ کے ساتھ تبلیغی سفر کرنا پڑا۔ یہ سفر بہت طویل تھا۔ مَیں اس وقت ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا۔ مجھے کبھی تبلیغ کے لئے اتنا لمبا سفر کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ میرا ساتھی ایک عالم فاضل اور متقی اور باخدا انسان تھا۔ ہم یوپی کے علاقہ سے گزرتے ہوئے بمبئی ہو کر مالابار جا رہے تھے۔ راستے میں دہلی کے اسٹیشن پر میرے ساتھی کو اعصابی دورے شروع ہو گئے۔ مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ ان کے پٹھے کھنچ جاتے تھے اور کبھی یہ عصبی دردسر اور گردن اور پٹھوں پر ہوتا اور کبھی جبڑوں کے پٹھوں پر۔ کبھی کندھے اور بازو پر اور کبھی کسی اور جگہ۔ مَیں حیران تھا کہ ایسی حالت میں یہ تبلیغ کیا کریں گے؟

ہم نے کانپور جانا تھا۔ رات کے دس بجے کے قریب کانپور پہنچے۔ مولانا کو شدید بخار ہو گیا تھا۔ رات کو خان بہادر محمد حسین صاحب جج کی کوٹھی تلاش کی مگر نہ ملی۔ پریشان ہو کر ایک سرائے میں پناہ گزیں ہوئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ سرائے کے لوگوں سے اندیشہ تھا کہ چوری نہ کریں۔ اس لئے کمرے کے اندر رات گزاری۔ مچھروں نے بُری طرح کاٹا۔ ادھر مولانا کو شدت بخار سے ہوش نہ رہا۔ صبح بمشکل کوٹھی کا پتہ ملا اور تانگہ پر وہاں گئے۔

اس بیماری کی حالت میں کوٹھی پر لوگ ملنے آتے۔ ہمارا مبلغ اعصابی دردوں کی پروا نہ کرتے ہوئے تبلیغ کرتا رہتا۔ کبھی پگڑی سے سر اور منہ کو باندھتا اور کبھی ٹانگوں پر پگڑی باندھتا اور کبھی بازوؤں پر۔

غیرت ایمانی کا ایک واقعہ

ان ہی دنوں اہل حدیث کانفرنس کانپور میں ہو رہی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی وہاں موجود تھے اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی تھے۔ کانفرنس میں ثناء اللہ نے ہمارے سلسلے کو چیلنج دیا اور ہمارے مبلغ کا نام لے کر چیلنج دیا۔ مَیں نے کہا کہ وقت دو تاکہ مَیں ان کو لے آؤں۔ ثناء اللہ نے آدھ گھنٹہ کا وقت دیا جو کافی نہ تھا۔ اس دن تانگوں والوں کی ہڑتال تھی مگر خدا کی قدرت مَیں جب پنڈال سے نکلا تو ایک یکّہ کھڑا تھا۔ اس سے پیسے پوچھے تو اس نے 8 آنے مانگے۔ مَیں نے منہ مانگے دام دئے اور جج صاحب کی کوٹھی پر آیا۔ مولانا کو قصہ سنایا۔ وہ اس وقت اعصابی تکلیف میں مبتلا تھے۔ اس وقت بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ پھر چلیں؟ مَیں نے کہا کہ ہاں۔ گرم کوٹ کھونٹی سے اتار کر پہن لیا۔ اور اللہ کا نام لے کر یکے پر بیٹھ گئے اور اعصابی دردوں کی موجودگی میں پنڈال پہنچ گئے۔ آٹھ دس ہزار کا مجمع تھا۔ سامنے سے صفوں کو چیرتے ہوئے اسٹیج پر چلے گئے۔ مولانا کو ثناء اللہ نے منگوا کر کرسی دے دی اور مَیں پاس اسٹیج پر بیٹھ گیا۔ اس غیرت ایمانی سے طبیعت میں ایک ایسی حالت پیدا ہوئی کہ وہ دورہ رُک گیا۔ مباحثہ شروع ہوا۔ دو گھنٹہ تک وہ رنگ پیدا ہوا کہ غیر احمدیوں نے ہمارے مبلغ کے ہاتھ چومے اور دعا کی درخواستیں دیں۔

قارئین تصور کریں کہ اعصابی دردوں کے جھٹکوں میں مبتلا انسان ہر کروٹ پر جس کے منہ سے آہ نکلتی ہو وہ سارے ہندوستان کی تبلیغ کے لئے گھر سے نکل آئے اور اسے اس کی پرواہ بھی نہ ہو کہ وہ بہت سی امراض کا گھر بن رہا ہے۔ اسی حالت میں ہم مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے بمبئی گئے۔ بمبئی سے مالابار کے لئے جہاز پر سوار ہوئے۔ جہاز میں مولانا کی طبیعت پھر خراب ہو گئی۔

ایک اور واقعہ

منگلور کی بندرگاہ میں اُترے جہاز سمندر میں دو تین میل دُور کھڑا ہوا۔ کشتی کے ذریعہ بندرگاہ تک آنا تھا۔ مولانا کی حالت ایسی تھی کہ نبض گر رہی تھی۔ رنگ زرد اور چہرہ پر پسینہ اور آنکھیں بند تھیں اور مجھے اندیشہ تھا کہ شاید وہ زندہ کنارے تک پہنچ سکیں یا نہ۔ سمندر نے طوفانی رنگ اختیار کر لیا۔ موج پر موج اٹھنے لگی۔ کشتی موج کی دھار پر پچاس فٹ اونچی چلی جائے اور کبھی دھاروں کے درمیان نیچے چلی جائے۔ اوپر سے خطرہ محسوس ہوتا کہ دونوں دھاریں مل جائیں گی اور سب مسافر ہمیشہ کی نیند سو جائیں گے۔ میرے قلب کو یہ تسلی تھی کہ ہم دین کے لئے نکلے ہیں۔ اگر مر گئے تو شہید ہوں گے۔ رنج تھا تو یہ کہ پیغام حق نہ دیا جاسکا۔ اس حالت میں کشتی والوں نے شور مچا دیا

یا بخاری شیئاً للہ۔ ہمارے مبلغ کی آنکھیں کھلیں۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا اور وہ خون سارے جسم میں دوڑا۔ اس نے کڑک کر کہا کہ یہ کیا بکتے ہو۔ بخاری ہمارے جیسا ایک آدمی تھا۔ کشتی والے سہم گئے۔ مولانا کے منہ سے ایک تیز فوارے کی طرح کلام جاری ہو گیا اور توحید اور پھر رسالت اور احمدیت کا وعظ ہونے لگا۔ چند آدمیوں کے سوا اور کوئی سمجھتا نہ تھا۔ مگر آپ نے ان پر اتمام حجت کر دی۔ اس

حالت جوش نے اعصابی دردوں میں کمی کر دی۔ ہم بخیریت کنارے پر پہنچ گئے۔

مولانا کے لئے مرطوب ہوا، چاول اور مچھلی ناموافق تھی۔ اب یہاں یہی غذا تھی۔ دورے بڑھ رہے تھے۔ مگر ان دوروں میں تبلیغ جاری رہتی۔ کبھی ہاتھ منہ پر جا پڑتا اور کبھی کندھے پر۔ کئی کئی آدمی دباتے مگر آرام نہ آتا۔ اس حالت میں مباحثات تقریری، درس قرآن جاری رہتا۔ سچ تو یہ ہے کہ مَیں ان کی تکلیف کا نقشہ کھینچ نہیں سکتا۔ خدا کی آزمائش اور بڑھی۔ مولانا کے مقعد اور پیشاب کی نالی کے درمیان ایک پھوڑا نکلا۔ ورم سے تکلیف بڑھ گئی۔ بخار دن رات رہنے لگا۔ جب ڈاکٹر نے پھوڑا چیرا تو پیشاب اصل جگہ کی بجائے آپریشن کی جگہ سے آنے لگا۔ جب پیشاب زخم کی جگہ سے آتا تو چیخ کے ساتھ بیہوش ہو جاتے۔ اس حالت میں بھی جب سننے والا آتا تو لیٹے ہی لیٹے تبلیغ کرنے لگتے۔ اور کہتے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ پیغام حق دیتے ہوئے جان نکلے۔

پہلے اعصابی دورے تھے۔ پھر بخار ہوا۔ پھر یہ بیماری۔ اب انفلوئنزا ہو گیا۔ کئی کئی گھنٹے بے ہوشی رہتی۔ مگر جب افاقہ ہوتا تو لوگوں کو جمع کر کے سلسلہ کا پیغام دیتے۔ قرآن کریم کا درس دیتے۔ اس تکلیف میں چھ ماہ کا لمبا عرصہ گزر گیا مگر ایک منٹ کے لئے بھی ناشکری نہ کی اور نہ سلسلہ کی تبلیغ کو چھوڑا۔ ان کا صبر ایوب کا صبر تھا۔ انہوں نے یہ بے نظیر نمونہ تبلیغ میں قائم کیا۔ باوجود شدت امراض اور تکالیف کے بھی تبلیغ نہ چھوڑی۔

یہ جانباز بہادر مبلغ ہمارے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ہیں.........''۔

(الحکم قادیان۔ جلد 37، نمبر 22۔ 7 ستمبر 1934ء صفحہ 9)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 27 مارچ 2009ء تا 02 اپریل 2009ء)

عسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(کلام محمود)

❁❁❁❁❁

بجٹ سال 11-2010 کا اختتام اور نئے مالی سال 12-2011 کا آغاز

الحمدللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال 11-2010 نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کو سمیٹتے ہوئے 31 مارچ 2011 کو ختم ہو چکا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کی مخلصانہ مساعی اور افراد جماعت کی نمایاں مالی قربانی کے نتیجہ میں مشخصہ منظور شدہ بجٹ کے بالمقابل اضافہ کے ساتھ وصولی ہوئی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ نظارت ہذا جملہ عہدیداران مبلغین و معلمین کرام و چندہ دہنگان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول کرتے ہوئے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال 12-2011 یکم اپریل 2011ء سے شروع ہو چکا ہے۔ امسال مجلس شوریٰ بھارت 2011 کی سفارش پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سال رواں کے بجٹ کی نمایاں اضافہ کے ساتھ منظوری مرحمت فرمادی ہے جس کی وجہ سے نظارت بیت المال آمد اور جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران و افراد جماعت پر ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی اصل آمد کا جائزہ لیکر باشرح لازمی چندہ (حصہ آمد، چندہ عام، جلسہ سالانہ) ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے آمدہ چندہ جات ہندوستان کی جماعتوں کے اخراجات کا متحمل نہ ہونے کی وجہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سال رواں کے بجٹ میں ایک بڑی رقم مرکزی فنڈ سے بطور گرانٹ منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اب دنیا کے حالات دن بدن بدلتے جا رہے ہیں حضور انور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ انڈیا کی جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات و ہدایات کے مطابق مالی قربانی کے معیار کو پہلے سے بہتر بنانے کی توفیق عطا کرے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتیں و رحمتیں ہمیں حاصل ہوں۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
نمازِ جنازہ

(ماخوذ از الفرقان جنوری فروری 1962ء)

مکرم چوہدری عبدالحق صاحب شاہی بازار سکرنڈ ضلع نواب شاہ سے دریافت فرماتے ہیں کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنازہ کس نے پڑھایا اور جنازہ میں کتنے افراد تھے؟ جواب کتب شیعہ سے مع نام کتاب وصفحہ کے ہو۔''

الجواب:- جواب کے لئے ''شیعہ کتب'' کی قید غالباً اسلئے لگائی گئی ہے کہ شیعہ صاحبان سوائے اپنی کتابوں میں مندرجہ باتوں کے اَور کسی تاریخی حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ قابلِ غور امر ہے کہ شیعہ صاحبان کا یہ موقف کتنے تعصب پر دلالت کرتا ہے۔ تاہم اتمام حجت کی خاطر ہم صرف شیعہ کتب کے حوالہ جات درج کرتے ہیں:-

(۱) اصول کافی میں امام ابوجعفرؒ کا قول ہے:-

''لما قبض النبی صلی الله علیه و آلهٖ وسلم صلت علیه الملائکة والمهاجرون و الانصار فوجًا فوجًا.''

(اصول کافی مطبع نولکشور صفحہ:286)

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہوئے تو آپ کی نماز جنازہ فرشتوں نے اور مہاجرین نے اور انصار نے گروہ در گروہ ادا کی تھی۔''

(۲) کتاب الاحتجاج للطبرسی میں لکھا ہے:-

''ثمّ دخل عشرة من المهاجرین وعشرة من الانصار فیصلون ویخرجون حتّٰی لم یبقَ من المهاجرین والانصار الّا صلّی علیه.''

کہ دس دس مہاجر اور دس دس انصار کی جماعت اندر آتی تھی۔ سب نماز جنازہ پڑھتے اور نکلتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی مہاجر یا انصار نہ تھا مگر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھ لیا۔''

(الاحتجاج للطبرسی مطبوعہ ایران صفحہ:45)

(۳) مشہور شیعہ کتاب حیات القلوب مصنفہ جناب ملاّ محمد باقر مجلسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کے متعلق ذیل کی روایات درج ہیں:-

الفؔ- ابوبکر... پرسید کہ چگونہ برتو نماز کنند دریں وقت خروش از مردم برخاست و در و دیوار بلرزہ درآمد حضرت فرمود کہ صبر کنید خدا عفو کند از شما چوں مرا غسل دہند و کفن کنند مرا بر تختے بگذارید بر کنارِ قبرِ من وساعتے بیرون روید مرا تنہا بگذارید و اوّل کسیکہ برمن نماز میکند خداوند عالمیان است پس رخصت میفرماید ملائک را کہ برمن نماز کنند و اوّل کسیکہ نازل مے شود جبرئیل است پس اسرافیل پس میکائیل پس ملک الموت پس لشکر ہائے ملائکہ ہمگی فرود مے آیند و برمن نماز مے کنند پس شما فوج فوج بایں خانہ در آئید و برمن صلوات فرستید وسلام کنید ومرا آزار یکنید بگریہ وفریاد و نالہ۔''

ترجمہ:- یعنی حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کی مرض الموت میں پوچھا کہ حضورؐ کی نماز جنازہ کس طرح ادا ہوگی۔ اس پر سب حاضرین میں گھبراہٹ پیدا ہوگئی اور اس اضطراب سے در و دیوار بھی ہل گئے۔ حضور نے سب کو تلقینِ صبر فرمائی نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے گا میرے غسل اور کفن کے بعد قبر کے پاس تختہ پر مجھے چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے سب باہر چلے جائیں اور مجھے تنہا چھوڑ دیں۔ سب سے پہلے میری نماز جنازہ خود اللہ تعالیٰ پڑھے گا اور پھر ملائکہ کو اجازت دیگا۔ جبرئیل سب سے پہلے نازل ہوگا پھر اسرافیل، میکائیل، اور عزرائیل علی الترتیب آئیں گے۔ پھر سب فرشتے اجتماعی طور پر نزول کریں گے اور سب میری نماز جنازہ ادا کریں گے۔ ان کے بعد پھر تم (اے صحابہ) گروہ در گروہ اندر آکر میری نماز جنازہ پڑھنا اور سلام کہنا لیکن آہ وفغاں اور گریہ کے ذریعہ مجھے دُکھ نہ پہنچانا۔'' (حیات القلوب جلد2 صفحہ:864)

بؔ- ''وکلینی بسندِ معتبر از امام محمد باقر روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسالت رحلت فرمود نماز کردند براد جمیع ملائک ومہاجران وانصار فوج فوج۔''

ترجمہ:- یعنی کلینی نے بطریق معتبر جناب امام محمد باقرؒ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ پر تمام فرشتوں نے

جنازہ کی نماز پڑھی اورسب مہاجرین و انصار نے بھی گروہ در گروہ نماز ادا کی۔" (حیاتُ القلوب جلد 2 صفحہ:866)

ج- بسند حسن از حضرت صادق روایت کردہ اند کہ عباس بخدمت حضرت امیر المومنین آمد وگفت کہ مردم اتفاق کردہ اند کہ حضرت رسولؐ را در بقیع دفن کنند وابوبکر پیش بالیستد و برآنحضرت نماز کنند۔"

کہ امام صادق کی روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے آکر حضرت علیؑ کو اطلاع دی کہ سب لوگوں کا اتفاق ہو چکا ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنت البقیع میں دفن کر دیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی امامت میں وہ حضور کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔" (حیاتُ القلوب جلد 2 صفحہ:866)

د- "شیخ طوسی بسند صحیح... ہر گروہے کہ داخل خانہ مے شدند بردورِ آنجناب مے ایستادندو صلوات برآنجناب مے فرستادندو برائے اودُعا میکردندو بیرون مے رفتند پس گروہے دیگر داخل مے شدند چوں ہمہ از صلوات برآنجناب فارغ شدند۔" (حیاتُ القلوب:867)

کہ شیخ طوسی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت اپنی باری پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں داخل ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کرتی اور دُعا کر کے باہر چلی جاتی تھی۔ پھر دوسری جماعت آجاتی یہاں تک کہ سب نماز جنازہ سے فارغ ہوگئے۔

ہ- "شیخ طبرسی از حضرت امام محمد باقر روائیت کردہ است کہ دہ نفر دہ نفر داخل مے شدندو چنیں برآنحضرت نماز مے کردند بے امامے در روز دوشنبہ و شب سہ شنبہ تا صبح و روز سہ شنبہ تا شام تا آنکہ خورد و بزرگ و مرد و زن از اہل مدینہ واہل اطرافِ مدینہ ہمہ برآنجناب چنیں نماز کردند۔"

(حیاتُ القلوب:866)

کہ شیخ طبرسی نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں دس دس کی جماعت داخل ہوتی تھی اور بغیر کسی امام کے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے اور یہ سلسلہ پیر کے روز سے منگل کی شام تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ مدینہ اور حوالی مدینہ کے سب لوگوں چھوٹوں، بڑوں، مردوں عورتوں، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کی۔"

اِن شیعہ روایات سے بہرحال ثابت ہے کہ سب صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کی اور عوام شیعوں کا یہ اعتراض سراسر بے بنیاد ہے کہ صحابہؓ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER
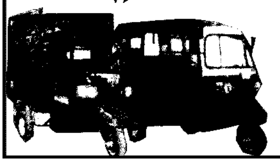
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

سُپرمون
(Supermoon)

(از سید احیاء الدین متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ۔ (سورۃ یٰس:۴۰)

ترجمہ: اور چاند کے لئے بھی ہم نے منازل مقرر کردی ہیں

ماہر فلکیات اور نجومیوں میں ۱۹ مارچ کے چاند کو لے کر مختلف قسم کی چہ مگوئیاں ہورہی تھیں۔ آخر اُس دن کے چاند میں ایسی کیا بات تھی؟ آیئے اس بارے میں جانیں۔

چاند کُرہ عرض کا قدرتی Stalite ہے۔ جس کی زمین سے دوری تقریباً 3,84,403km ہے۔ چاند زمین کے قدرے بیضاوی مدار کے گرد گھومتا ہے۔ روشنی کو چاند سے زمین تک پہنچنے کے لیے ایک منٹ اور پندرہ سکینڈ کا وقت درکار ہوتا ہے۔ زمین 24 گھنٹے میں ایک مرتبہ اپنے محور کے گرد ایک چکر مکمل کرلیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمین پر دن رات اوسطاً 12 گھنٹے کا ہوتا ہے۔ چاند اپنے محور کے گرد گردش کرتے ہوئے زمین کے گرد 27.531 دنوں میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔ گویا چاند کا ایک دن زمین کے 14 دنوں کے برابر ہوتا ہے اور اسی طرح چاند کی رات زمین کی 14 راتوں کے برابر ہوتی ہے۔ زمین کی طرح ایک وقت میں چاند کی بھی ایک ہی سمت سورج سے روشن ہوتی ہے، یعنی جب چاند کے نصف کرہ پر رات ہوتی ہے تو دوسرے نصف کرہ پر دن ہوتا ہے۔ دن کے وقت جب چاند کی سطح پر سورج کی ممکن حدتک شعائیں پڑ رہی ہوتی ہیں تو اس وقت چاند کی سطح کا درجہ حرارت 104.44 سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ اور رات کو اس کا درجہ حرارت منفی 121 سینٹی گریڈ ہوجاتا ہے۔ زمین کے گرد سفر کے دوران جب چاند سورج کے عین سامنے آجاتا ہے تو ہم اسے بلکل نہیں دیکھ سکتے، 24 گھنٹوں کے بعد یہ تھوڑی سی سورج کی روشنی منعکس کرتا ہے اور ہلال یا قوس کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اسے عام طور پر درانتی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد یہی ماہ نو بڑھ کر پورے چاند کا چوتھائی ہوجاتا ہے اور دوسرے ہفتہ میں یہ فٹ بال کی شکل کا سا ہوجاتا ہے۔ یا یوں کہہ لیجیے کہ پورا چاند بن جاتا ہے۔ خط استوا پر زمین کی گردش رفتار تقریباً 1722 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے، جبکہ چاند کی اس کے خط استوا پر گردش رفتار صرف 17 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ دونوں کی گردش رفتار نے چاند کو اس طرح کے توازن میں رکھا ہوا کہ اس کا آدھا حصہ ہمیشہ زمین کی طرف رہتا ہے۔ اسے ہم چاند کی زمینی سمت کہتے ہیں، چاند کا وہ آدھا حصہ جسے ہم دیکھ نہیں سکتے اسے 'دور دراز کی سمت' کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔

خیر یہ سب تو چاند کا مختصر تعارف تھا مگر 19 مارچ کے چاند کی کیا اہمیت ہے؟ 19 مارچ کے چاند کو مغربی محققین Supermoon کے نام سے پکار رہے ہیں۔ یہ اصطلاح عام طور پر بہت بڑے اور پورے چاند کے لئے استعمال ہوتی ہے جب اہل زمین اس کو زمین کے بالکل نزدیک سے گزرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں اسطرح کہ زمین، چاند اور سورج سب ایک ہی سیدھ میں ہوں اس حالت میں کہ چاند کی زمین کے ساتھ دوری سب سے کم ہو اسکو ہی Supermoon کہا جاتا ہے۔ اور یہ مواقع بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ 21 ویں صدی میں کُل 18 بار ایسے مواقع آئیں گے، جب ہم اس کو دیکھ سکیں گے۔ 19 مارچ کا دن بھی انہی 18 دنوں میں سے ایک ہے۔ اس دن چاند کی زمین سے دوری صرف 3,56,577km ہوگی۔ اور یہ اب تک 20 سالوں میں سب سے مکمل چاند ہوگا۔

مگر کیا اس دن کی کوئی اور بھی اہمیت ہے؟ جی ہاں نجومیوں کے نزدیک یہ دن کئی اور حالات کا سبب ہوسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قدیم زمانے میں بھی ارسطو اور Pliny جیسے فلاسفر اس بات پر بحث کرتے ہوئے پائیں جائیں گے کہ جس دن پورا چاند نکلتا ہے اُس دن لوگوں کے دماغ بھی اس سے اثر انداز ہوتے ہیں کیوں کے دماغ کا اکثر حصہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور انسان کے جسم میں بھی ستر فیصد پانی ہے۔

آجکل بھی اکثر لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مکمل چاند کے دن دماغی ہسپتال میں مریضوں کی تعداد کا بڑھ جانا، ٹریفک کے حادثات کا بڑھنا اور خود کشی بھی اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔

Luncy and the full Moon, Scientifc)
(American 13 April 2010

اس کے علاوہ نجومی اپنے دعویٰ کو پختہ بنانے کے لئے تاریخ کا بھی سہارا لیتے ہیں، اور ان کا ماننا ہے کہ 1938 میں انگلینڈ میں آیا طوفان، 1955 میں Hunter Valley کا سیلاب، 1974 کا آسٹریلیا کا سیلاب اور 2005 کا کیٹرینا اور انڈونیشیا کی سنامی سب اس کا ہی نتیجہ ہیں۔

غرض کچھ لوگوں نے اس کو Monopocalype کی اصطلاح کا نام دیا ہے۔ مغرب کے مشہور نجومی Richard Nolic کے مطابق اس Supermoon کے ذریعہ سے طوفان، زلزلے، سنامی وغیرہ آسکتے ہیں۔ اور فی الحال جاپان میں آیا زلزلہ اور سنامی کو بھی اکثر لوگ اس Supermoon کا نتیجہ قرار دیتے ہیں، حالانکہ اس کی زلزلہ کی تاریخ اور Supermoon کی تاریخ میں کافی فرق ہے۔

پھر ان سب چیزوں کی حقیقت کیا ہے ان کی اصل حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

وَاِنَّ الشَّمْسَ والقمر خلقانِ مسخران لله تعالیٰ لیس لھما سلطان فی غیرھما ولا قدرۃ علی الدفع عن انفسھما

کہ سورج اور چاند اللہ کی دو مخلوق ہیں جو اللہ ہی کے طابع ہیں ان کو اپنے غیر میں کوئی اختیار نہیں اور نہ وہ اپنے ہی نفسوں سے کسی کو دفع کر سکتے ہیں۔ (نیل الاوطار)

اور اسی کی تائید میں John Bellini جو کہ U.S Geological Survey کے سائینسدان ہیں اُن کا کہنا ہے کہ:-

A lot of studies have been done on this kind of thing by USGS scientists and others. They haven't found anything significant at all."

''کہ اس معاملہ میں USGS کے سائینسدانوں کے ذریعہ کافی تحقیق کی گئی ہے، اور انہوں نے اس معاملہ میں کوئی خاص بات کو نہیں پایا۔''

مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کے سمندر میں مدوجزر کا عمل چاند کی کشش ثقل کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ یہ عمل سورج کی کشش ثقل کے باعث بھی پیدا ہوتا ہے مگر بہت ہی قلیل مقدار میں سورج کی دوری کی وجہ سے۔ اس دوران کئی بلین ٹن پانی سمندری فرش پر آگے کی طرف بڑھتا ہے اور پھر پیچھے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس عمل کے دوران پیدا ہونے والی رگڑ زمین کی گردش کے لئے رگڑ کا کام دیتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی چاند کی قوت ثقل Land tide بھی پیدا کرتی ہے جو زیادہ مشہور و معروف نہیں ہے۔ اس میں زمین کی چٹانیں کچھ سینٹی میٹر ہی اٹھ پاتی ہیں اور پھر واپس اپنی حالت کو آجاتی ہیں۔ کیوں کے یہ بہت ہی کم اثر اور آہستہ ہوتیں ہیں اور اس کے نتیجہ میں کوئی تبدیلی بھی نظر نہیں آتی اس لئے اس کا ذکر بہت کم کیا جاتا ہے۔

مختصراً یہ کہ جب 19 مارچ کو چاند زمین کے قریب آجائے گا تو لازمی طور پر ہم ان مدوجزر اور Land tide کے اثر میں کچھ زیادتی تو دیکھیں گے جو بالکل معمولی سی ہوگی، اور گہری نظر رکھنے والے کو ہی دیکھ پائیں گے مگر زمین میں اس کی وجہ سے کوئی تباہی نہی آسکتی۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا قول اس کے متعلق میں نے لکھا ہے۔ اور آج کے سائینسدان بھی ہمارے اس نظریے کی تائید کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ چنانچہ Paquette اور Dave Williams جو کہ مشہور ماہر فلکیات ہیں کا قول ہے کہ اس واقعہ سے زمین میں کوئی تباہی وغیرہ نہیں آنے والی۔

بہر حال 19 مارچ کا چاند ایک بہترین موقعہ ہے اس امر کا کہ ہم خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان کو اتنی قریب سے دیکھ پائیں گے۔ سو ہمیں اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اس چاند کو دیکھ کر حمد باری سے اپنی زبان کو تر کرنا ہے نا کہ اس کو شرک کا موجب بنانا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

Mansoor ✆9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S

M.F. ALUMINIUM

Deals in :

All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

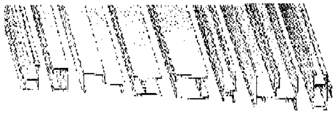

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

ملکی رپورٹیں

آئی کیمپ

مورخہ 13 ؍مارچ 2011ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام نور ہسپتال میں مفت آئی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ٹھیک 10:00 بجے دعا کروا کر اس کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحبان اور ملکی مجلس عاملہ کے ممبران شامل ہوئے۔ اس آئی کیمپ میں 71 گاؤں کے 450 مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ کیا گیا اور ادویات وغیرہ مجلس کی جانب سے مفت تقسیم کی گئیں۔ نیز 158 مریضوں کے آپریشن تجویز ہوئے جو مرحلہ وار کروائے جا رہے ہیں۔

اس کیمپ کی تشہیر بذریعہ لاؤڈ سپیکر، پوسٹر اور سٹی کیبل اور اخبارات سے کی گئی۔ کیمپ کی کامیابی پر مختلف اخباروں میں خبریں شائع ہوئیں۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

☆☆☆

سرینگر:- ماہ فروری میں جماعت احمدیہ فیض آباد کالونی سرینگر میں یوم مصلح موعودؓ بڑی شایان شان کے ساتھ منایا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود نیز سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

☆ 23؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا جو کہ فیض آباد جماعت میں منایا گیا تلاوت اور نظم کے بعد اور 23؍مارچ کی اہمیت اور سیرت سیدنا حضرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

(الطاف حسین مبلغ سلسلہ)

رائے پور:- مورخہ 20-2-11 کو جماعت احمدیہ رائے پور (چھتیس گڑھ) میں جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ جسکا ذکر ایک اخبار میں بھی شائع کیا گیا۔ (شجاعت خان)

جماعت احمدیہ شورت:- 23؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تقاریر کی گئیں۔ آخر پر ماسٹر عبد الغنی ڈار صدر جماعت نے صدارتی خطاب و دُعا کرائی۔ (ظہور احمد خان خادم سلسلہ)

آسنور:- 23؍مارچ کو محترم فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جماعت احمدیہ آسنور میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار اور سلیق احمد ڈار نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ 23؍مارچ کو زون نمبر 1 کی طرف سے ایک مثالی وقار عمل کا انعقاد ہوا جس میں 45% خدام حاضر ہوئے۔ وقار عمل کے ذریعہ ایک پل کی مرمت کی گئی۔ (قائد مجلس)

یو. پی.:- مورخہ 23؍مارچ کو صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء پروگرام کا آغاز کیا گیا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ بعدہٗ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ (نسیم احمد معلم)

آندھرا پردیش:- مورخہ 27؍فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ چنداپور کا ماریڈی میں مکرم محمد احمد صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد ہوا۔ اسی روز جماعت احمدیہ سرمپلی میں محترم سید قاسم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد ہوا۔

اسی روز جماعت احمدیہ عادل آباد میں محترم محمد عزیز صاحب کی زیر صدارت بھی جلسہ سیرت النبیؐ کا بابرکت انعقاد کیا گیا۔

ہر سہ تقاریب میں علماء کرام نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو آنحضرت صلعم کی سیرت سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مورخہ 23؍مارچ کو جماعت احمدیہ کا ماریڈی میں مکرم محمد احمد صدر جماعت اور جماعت احمدیہ عادل آباد میں مکرم عزیز احمد صاحب صدر جماعت اور مورخہ 24؍مارچ کو جماعت احمدیہ سرم پلی میں مکرم سید قاسم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔

ہر سہ تقاریب میں علماء کرام نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ ، جماعت احمدیہ کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں، کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اپنے فضل سے نوازے۔(ایم.ناصرالدین مبلغ سلسلہ)

یاری پورہ:- 23/مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔ 15/مارچ کو ایک شاندار وقار عمل کیا گیا۔ ہر دو پروگراموں میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (اعجاز احمد خان نائب قائد)

مورخہ 20/فروری کو محترم اصغر اقبال خان قائد مجلس کی زیر صدارت یوم مصلح موعودؓ کا شاندار جلسہ منایا گیا۔ تلاوت، نظم، متن پیشگوئی مصلح موعودؓ کے علاوہ مقررین نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام کرایا۔(سیکرٹری اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ)

شموگہ کرناٹک:- مورخہ 11-1-9 کو مسجد احمدیہ شموگہ میں بعد نماز عصر مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور تقریر کے بعد خاکسار نے مرکز سے آیا ہوا سرکلر تمام احباب میں تقسیم کیا اور پڑھ کر بھی سنایا۔ اس جلسہ کی کل حاضری 148 تھی۔

(ایم.بشیر احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد)

یادگیر:- مورخہ 11 تا 17 مارچ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام ہفتہ مال منایا گیا جس میں مبلغ -/10000 روپے کی وصولی ہوئی۔ پورا ہفتہ بعد نماز مغرب مالی امور پر اجلاسات بھی منعقد کئے گئے۔

6 مارچ کو مسجد احمدیہ یادگیر میں ایک وقار عمل کیا گیا۔ ایک بزرگ کی وفات پر خدام نے تجہیز و تکفین کے سارے انتظامات کئے۔ 23 فروری کو جلسہ سیرت النبیؐ کا شاندار انعقاد احمد گراؤنڈ میں کیا گیا۔(مصور احمد قائد مجلس)

بڑھانوں:- مورخہ 20/فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ بڑھانوں کے زیر اہتمام مکرم امیر صاحب راجوری کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت، نظم کے علاوہ احباب جماعت نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دُعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (مختار احمد بھٹی)

جھارکھنڈ:- مورخہ 20/فروری کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ مہوبھنڈار میں شیخ علاؤالدین صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم، پیشگوئی مصلح موعودؓ کے علاوہ مقررین نے سیرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(فیض احمد خان معلم)

پونہ:- جماعت احمدیہ پونہ میں مکرم نورالدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم، متن پیشگوئی کے علاوہ خاکسار اور طاہر احمد نے سیرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس کی دُعا سے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (عمران احمد نائک مربی سلسلہ)

ہاری پاری گام:- مورخہ 23/مارچ 2011ء کو جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم ادریس احمد کی تلاوت، طاہر ندیم کی نظم اور مکرم مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(طاہر احمد راتھر قائد مجلس)

شولاپور:- خاکسار نے ماہ فروری میں 30 جماعتوں کا دورہ کیا۔ دوران ماہ 4 تربیتی کیمپ، 4 تربیتی جلسے، دو تبلیغی جلسے اور جلسہ یوم مصلح موعودؓ و جلسہ سیرت النبی صلعم سرکل کی تمام مجلس میں شاندار طریق پر منائے گئے۔

اس کے علاوہ تعلیمی پروگرام، تقسیم لٹریچر، مجلس سوال و جواب، ملاقات حکام، خدمت خلق وقار عمل جیسے اہم کام بھی عمل میں آئے۔ جن جماعتوں میں یہ پروگرام ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

مالونڈی، پاولی، گوپھلی، شیل گاؤں، مانت تھلی، اڑگی، سانن دودھن، گوڈ گاؤں، وڈ گاؤں، چنداپور وغیرہ۔(فضل رحیم خان سرکل انچارج)

ممبئی:- مورخہ 20/فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ اور مورخہ 27/مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا دونوں پروگراموں میں

تلاوت، نظم، متن پیشگوئی کے علاوہ مقررین نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ وقارِعمل بھی کیا گیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد دُعا تواضع کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

مورخہ 20/فروری کو ساونتواڑی میں جلسہ مصلح موعودؓ اور 25/فروری کو جلسہ سیرت النبیؐ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ دونوں جلسے ڈاکٹر عبد الشکور صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ تلاوت، نظم کے بعد مقررین نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ مورخہ 24/اور 25/فروری کو جماعت کے وفد نے یہاں کے مختلف معززین اور اخباری نمائندگان سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات لٹریچر پیش کیا اور جماعت کا تعارف بھی کروایا۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ (شیخ اسحاق احمد مبلغ انچارج)

راجستھان:- مورخہ 13/مارچ کو مکرم متین صاحب بینک منیجر کی زیر صدارت جماعت احمدیہ چورکو میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد بچوں کے علمی پروگرام کرائے گئے۔ اسکے بعد سرکل انچارج جے پور خاکسار اور صدر جلسہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے آخر میں بچوں میں انعامات اور شرینی تقسیم کئے گئے۔ جلسہ میں شامل ہوئے افراد کی تعداد 125 تھی۔ (خالد احمد ملکانہ معلم سلسلہ)

تھلک:- مورخہ 23/مارچ کو مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا جن میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف موضوعات پر مقامی احباب اور معلمین نے تقاریر کیں۔ جماعتوں کے اسماء اس طرح ہیں: رائن ہلی، تندی، بیور، نبکل، کاگنور، تولمی، ہبال، کوگنور، الیکرے۔ (شیخ برہان سرکل انچارج)

جڑچرلہ:- مورخہ 13/مارچ 2011ء بوقت صبح 11:30 بجے مسجد احمدیہ جڑچرلہ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم میر احمد اسلم صاحب نے کی جبکہ دوسری تقریر مکرم محمد ناصر احمد صاحب نے کی بعدۂ مکرم مولوی شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ سلسلہ جڑچرلہ نے تقریر کی۔ بعدۂ مکرم محمد قاسم شریف صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں چند اہم اقتباسات پیش فرمائے۔ اس کے بعد خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کا ایک پہلو انداز تربیت کے متعلق چند باتیں عرض کیں۔ بعدۂ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس بابرکت جلسہ میں جماعت احمدیہ محبوب نگر کے افراد کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے تقریباً 15 افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے تسلی بخش حاضری رہی۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ اور ہم سب کو آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(سید فراز حسین صدر جماعت)

☆☆☆

اعلانِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ القادر صاحبہ مورخہ 13 مارچ 2011ء کو بقضاءِ الٰہی اس دنیا سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ مرحومہ M.E.M حسن صاحب کی بیٹی تھیں۔ قارئین مشکوٰۃ سے مرحومہ کی مغفرت اور درجات میں بلندی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(S.H وسیم، چنئی، تامل ناڈو)

☆☆☆

شکریہ

مکرم مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر مشکوٰۃ نے حال ہی میں آندھرا، کرناٹک اور تامل ناڈو کا مالی دورہ کیا۔ الحمد للہ تمام زونل قائدین، قائدین اور نمائندگانِ مشکوٰۃ نے موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ دفتر مشکوٰۃ ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور آئندہ بھی ان سے پرخلوص تعاون کرتے رہنے کا متمنی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا و فی الآخرہ۔ (منیجر مشکوٰۃ)

☆☆☆

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت سے متعلق

(ماخوذ از اخلاق محمود)

اللہ تعالیٰ سے محبت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ(ام متین) حرم حضرت مصلح موعود بیان کرتی ہیں:

''آپ کو اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت تھی اسلام کے لئے کتنی تڑپ تھی۔اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ لکھتی ہوں۔عموماً شادیاں ہوتیں،اور دولہا اور دلہن ملتے ہیں تو سوائے عشق اور محبت کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق ومحبت کی باتیں بھی ہوئیں مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں۔آپ کی باتوں کا لب لباب یہ تھا کہ اور مجھ سے ایک طرح عہد لیا جا رہا تھا کہ میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی عادت ڈالوں۔دین کی خدمت کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عظیم ذمہ داریوں میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں۔بار بار آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے کی ہے اور میں خود بھی اپنے والدین کے گھر سے یہی جذبہ لے کر آئی تھی۔''

(الفضل25مارچ1966ء)

ایمان باللہ ہونے کے ایمان افروز نمونے

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ(ام متین) حرم حضرت مصلح موعود بیان کرتی ہیں:

''انسان جس ہستی سے محبت کرتا ہے اس سے ناز بھی کرتا ہے اور وہ اپنی محبوب ہستی کے ناز بھی اٹھاتا ہے۔آپ کے ایک مضمون کا اقتباس درج کرتی ہوں جس سے اس مضمون پر روشنی پڑھتی ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''کچھ دن ہوئے ایک ایسی بات پیش آئی جس کا کوئی علاج میری سمجھ میں نہ آتا تھا۔اس وقت میں نے کہا کہ ہر ایک چیز کا علاج خدا تعالیٰ ہی ہے۔اسی سے اس کا علاج پوچھنا چاہئے۔اُس وقت میں نے دعا کی اور اس وقت ایسی حالت تھی کہ میں نفل پڑھ کر زمین پر ہی لیٹ گیا۔اور جیسے بچہ ماں باپ سے ناز کرتا ہے۔اسی طرح میں نے کہا اے خدا میں چارپائی پر نہیں زمین پر ہی سوؤں گا اس وقت مجھے خیال آیا کہ حضرت خلیفہ اوّل نے مجھے کہا ہوا ہے کہ تمہارا معدہ خراب ہے۔لیکن میں نے کہا آج تو میں زمین پر ہی سوؤں گا......جب میں زمین پر سو گیا تو خدا کی نصرت اور مدد کی صفت جوش میں آئی،اور متمثل ہو کر عورت کی شکل میں زمین پر اتری ایک عورت تھی اس کو اس نے سوٹی دی اور کہا کہ اسے مار اور کہو کے جا کر چارپائی پر سو میں نے اس عورت سے سوٹی چھین لی۔اس پر اس نے (خدا تعالی کی اس مجسم صفت نے) سوٹی پکڑ لی اور مجھے مارنے لگی اور میں نے کہا لو مارلو۔مگر جب اس نے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔تو زور سے سوٹی کو گھٹنے تک لا کر چھوڑ دیا اور کہا دیکھ محمود میں تجھے مارتی نہیں پھر کہہ رہی ہوں کہ اٹھ کے سو رہو یا نماز پڑھ۔میں اسی وقت کود کر چارپائی پر چلا گیا ور جا کر سو رہا۔اس حکم کی تعمیل میں سونا ہی بہت بڑی برکات کا موجب ہے۔'' (الفضل25مارچ1966ء)

اللہ تعالیٰ میری یہیں حفاظت فرمائے گا۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ(ام متین) حرم حضرت مصلح موعود بیان کرتی ہیں:

''1953ء میں جب پنجاب میں فسادات ہوئے۔احمدیت کی شدید مخالفت کی گئی،احمدیوں کے گھروں کو آگیں لگائی گئیں۔اور اس قسم کی افواہیں سننے میں آئیں کہ کہیں آپ پر بھی ہاتھ ڈالا جائے اور گرفتار نہ کر لیا جائے۔چنانچہ ان دنوں میں قصر خلافت کی تلاشی بھی لی گئی۔لیکن آپ کی طبیعت میں ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہ تھی۔سکون سے اپنے کام جاری تھے۔جو لوگ آپ سے محبت کرتے تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ چند روز کے لئے باہر چلے جائیں بلکہ گھبرا کر کراچی کے بعض ذمہ دار دوست آپ کو لینے بھی آ گئے کہ آپ وہاں چلے چلیں،چند دنوں میں یہ شورش ختم ہو جائے گی۔آپ نے ان دوستوں کا ہمدردانہ مشورہ سنا تھوڑی دیر کے لئے اندر آئے اور آ کر دعا شروع

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

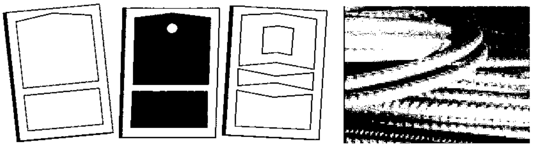

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

کردی دعا ختم کر کے باہر تشریف لے گئے۔اور جا کران دوستوں سے کہا کہ میں ہرگز جانے کے لئے تیار نہیں ہوں جو خدا وہاں ہے وہی یہیں ہے۔اللہ تعالیٰ میری یہیں حفاظت کرے گا۔اور جو مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا وہ خدا کے عذاب اور گرفت سے ڈرے۔چنانچہ چند ہی دنوں میں ملک میں انقلاب آ گیا۔اور جو لوگ مخالفت میں اٹھے تھے جھاگ کی طرح بیٹھ گئے اور جو ان کے سرکردہ تھے وہ الٰہی گرفت میں آئے۔“

(الفضل 25 مارچ 1966ء)

اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانا

Anas Ahmad Soleja (Prop.)

Smart Foot Wear

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear

Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

Cell : 9943720000

National Mobiles

Accessories & Spares

9, Perumal Chetty Street,
Pollachi - 642 001,

21/3, Krishna Samy Street,
Pollachi - 642 001,

17/7, Karumathampatti,
Somanur - 641 659,

479, Anupparpalalyam,
Thirupur - 641 652.

TAMIL NADU

Jewish Sects at the Time of Jesus(AS)

The literature available on the Jewish sects of the time of Jesus (AS) does not as such has a compiled list of all the sects. Definition of a sect varies from author to author. Some authors will regard a group to be too small for their criteria of a sect while the other include them as a sect. However, all of them acknowledge the existance of all the sects and sub-sect, mentioned in the following list, at the time of Jesus Christ (AS). This list has been compiled from the works of authors mentioned in the reference numbers 57-59.

1. Pharisees 2. Sadducees
3. Essenes/Ossenes 4. Party of Covanent
5. Karaites 6. Zealots
7. Therapeutae 8. Kabbalah
9. Qumranites 10. Hasmoneans
11. Amme ha 'arez 12. Yahwists
13. Rechabites 14. Nazerites
15. Hellenists (Followers of Stephen)
16. Maccabees 17. Hasideans
18. Eleazarites 19. Hyrcanusites
20. Epicureans 21. Stoics
22. Pythagoreans 23. Zadokites
24. Enochites 25. Zakaites
26. Beth Hillel 27. Beth Shammai
28. Followers of Bar Cochba
29. Habakkukites 30. Ebionites
31. Levites 32. Ezekielites
33. Herodians 34. Scribes (Soferims)
35. Galileans 36.Hemerobaptists
37. Baptists 38. Masbothei
39. Genistae 40. Meristae
41. Hellenians (Followers of Hellene)
42. Nasaraioi 43. Introversionists
44. Alexanderian Jews 45. Philos
46. Hezekiah 47. Josiah
48. Canaanites 49. Samaritans
50. Gnostic Jews of Qumran
51. Aaronides 52. Boethusians
53. Conversionists 54. Josianic Movement
55. Babylonian Jews 56. Elephantinites
57. Oniasites 58. Judeans
59. Ein Fashka 60. Antiochusians
61. Selecudins 62. Sicarii
63. Zedekiahs
64. Followers of Simon Bar Giora
65. Followers of John of Giscala
66. Followers of Simon Bar Kosiba
67. Patriarchate 68. Apocalypticians
69. Shabbatai Zevi Movement
70. Adventists 71. Epiphanesians
72. Palestanian Jews

"Jewish Sects at the Time of Jesus" by Marcel Simon, translated into English by James H. Farley, Published by Fortress Press Philadelphia (1980) ISBN 0-8006-0183-1.

(alislam. org)

☆☆☆

degree if human beings were moral, or moral elements and the standard of morality and humanity was up the mark, which is attempted to be created by everyday work. So because human beings lost their purpose, lost their direction and bearing. So after all this billions of years of service to mankind and all that has gone into their creation, you the person, do they deserve to be wiped out. The answer, if you look at everything that God has done in relation of mankind will be, after all this, mankind has lost the purpose of creation and has become more of a adversary in nature than human. Then if the entire mankind is wiped out it is justifies. You believe exactly in the same manner in your own creation. Don't you? If you want to paint or try to draw a picture of a man and instead a monkey is formed (like children usually do, they try to make cows but instead snakes are created). You know, there are such differences within the creation of poor artists. But sometimes it is the fault of the creation. It is a property made and it gets deformed. What do you do with that? You wipe it out. So, Allah has every right to wipe out all humanity if humanity does not serve the purpose of creation. So these small droughts are just small punishment, out of all proportion small, only to sieve us out to what we truly deserve. This is why the Holy Quran tells us that if Allah has punished human beings for what they do, Allah would not have left any dark part on the earth.

So philosophy even by the Holy Quran is this that if Allah had decided to punish human beings for what they have committed, Allah would have wiped out the whole life on earth.

Apparently, there is a dilemma because crime is committed by human beings and poor animals are wiped out for nothing. But when you follow what I say then this verse is very clear in its meaning and there is no other meaning attributable to it than what I have already said: That the purpose of creation of other species of life were not just the creation in itself. They were created for mankind. So if man lose justification, then all that has been created must go out along with him. All must go. Nothing should be there. This is exactly what the Holy Quran says in Surah Nahl.

And if Allah were to punish men for their wrongdoing. He would not leave therein a living creature, but He gives them respite till an appointed term, and when their term is come, they cannot remain behind a single hour, nor can they go ahead of it. (16:62)

The meaning is that if Allah were to bring to justice to mankind for their transgression, Allah would not have left any species of life on earth. The punishment is meted out for mankind and what is wiped out? Every species of life. It only holds good in the explanation for which I have already given out; which is that the purpose of their creation was to serve mankind. So when that mankind ceases to deserve that mastery over the rest of the creation, that creation would go along.

(The Ahmadiyya Gazette, June 1994)

Natural Disasters

Majlis Irfan: Questions Answered by
Khalifatul Masih IV Hazrat Mirza Tahir Ahmad

Question:

Huzoor, a very disturbing factor about natural disasters and the cause of fatal ailments like droughts and floods - which are not man-made. I mean that man is not responsible for them. Please explain?

Answer:

I understand your point. First of all, you must understand the philosophy of natural disasters, as understood by human beings, is just an incomplete story. The true story reaches far behind in history. The true story extends to millions of years of man's evolution or in various stages. When you are trying to understand that they are not useless and meaningless, they have played a very important role in the history of human development or development of life. And they have been a blessing in disguise as far as progress goes. So whether you understand a local disaster in the context of human values or not, if you look back in the history of evolution of life you can understand easily that these disasters are a part of the general scheme of things under which the whole is created. And they have fair part and they are not meaningless.

So for the sake of a larger interest, smaller individual interests are always sacrificed. This is the principle. So because these disasters play an importance in the scheme of things and in the stream of evolution of life and progress of life so they cannot just be discarded as meaningless just because some individuals suffer. The general philosophy behind these disasters could be also be understood when you study the phenomena of life and death, as fixed against each other. At each step in life millions of individuals are sacrificed. For each period billions of potentials of life are sacrificed. And again, in the entire universe you see millions of species and untold number of individuals in various living forms, and what is the ultimate purpose? If you understand the scheme of things they are made to serve human beings, and they only play a role to ultimately serve the ecology which is required by human workers. And all this is a part of a scheme, so a number is sacrificed for the sake of quality, that is the essence, the meaning. So if billions and billions of lives are sacrificed for human beings because they are superior; so if qualities are to be added to the qualities of human beings are to be tested or put to test, some of the sacrifices are quite justified for that grand scheme of things.

Now this is the general purpose and the general phenomena as I understand. But apart from that when you apply the situation of disasters to human context, you will then understand that every disaster was avoidable or at least could be mitigated to a very grave

سرکل شولاپور مہاراشٹر میں لگائے گئے تربیتی کیمپ کا ایک منظر۔

20 فروری یومِ مصلح موعود کے موقعہ پر یادگیر کے اطفال دوڑ میں حصہ لیتے ہوئے۔

کرکٹ ٹورنامنٹ میں کاچی گوڑہ کی فاتح ٹیم کے کپتان کو زونل قائد صاحب ٹرافی دیتے ہوئے۔

جماعت احمدیہ جمشید پور کی طرف سے تُلسی بھون میں لگائے گئے بُک اسٹال کا منظر۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کرڈاپلی کی طرف سے ایک پکنک کے پروگرام میں حصہ لیتے ہوئے بعض اطفال۔

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی طرف سے یومِ مصلح موعود کے موقعہ پر ایک کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر کھلاڑی افتتاحی دُعا کرتے ہوئے۔

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30 | April 2011 | Issue No. 4

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 20/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

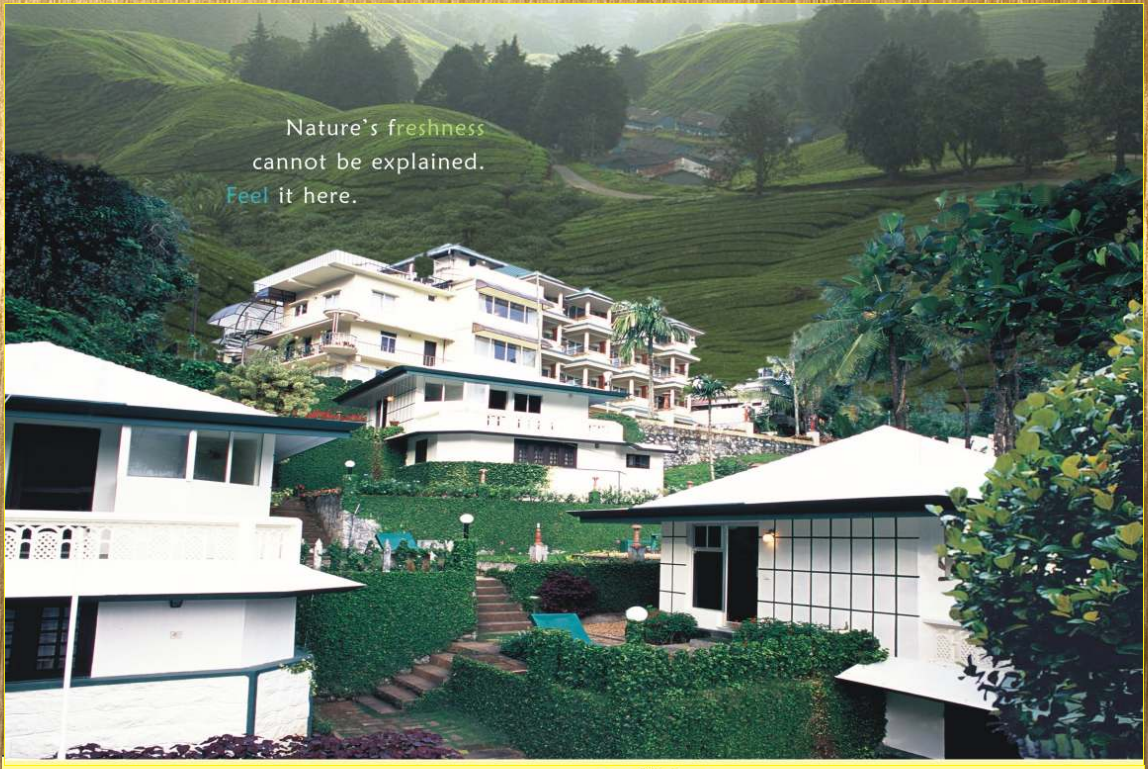

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange